فضائل مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

مؤلف
مولانا حافظ محبوب علی خان قادری رضوی برکاتی رحمۃ اللہ علیہ

تخریج وحواشی
مولانا نسیم احمد صدیقی نوری

انجمن ضیاءِ طیبہ

نزد دفتر المؤذن حج وعمرہ سروسز، آدم جی داؤد روڈ، میٹھادر، کراچی۔

فضائل مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مؤلف

مولانا حافظ محبوب علی خان قادری رضوی برکاتی رحمۃ اللہ علیہ

www.ziaetaiba.com

پیشکش

انجمن ضیاء طیبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہِ ﷺ

سلسلۂ اشاعت	:	38
نام کتاب	:	فضائل مدینۃ الرسول ﷺ
مؤلف	:	مولانا محبوب علی خان قادری برکاتی رحمۃ اللہ علیہ
تخریج وحواشی	:	علامہ نسیم احمد صدیقی نوری
ضخامت	:	56 صفحات
تعداد	:	2000
سن اشاعت	:	نومبر 2006ء
ہدیہ	:	ایصال ثواب جمیع امت مصطفویہ ﷺ

www.ziaetaiba.com

...........ناشر...........

ضیائی دارالاشاعت، انجمن ضیاء طیبہ

پیش لفظ

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

وعلی الک واصحابک یاحبیب اللہ

قارئین محترم! "مدینۃ المنورہ" نام بھی مبارک..... اس کی جانب سفر کرنا بھی مبارک..... وہاں کچھ دیر کا قیام بھی مبارک..... اور وہاں مرنا اور دفن ہونا بھی مبارک..... نہ صرف مبارک بلکہ یہ بقعہ الارض، دارین، ہاں ہاں دارین یعنی دونوں جہانوں سے بہتر، برتر، فروتر اور بزرگ و برتر ہے۔ حقیقی جنت تو "مدینۃ المنورہ" ہے۔

ان کے طفیل خدا نے حج بھی کرا دیے

اصل مراد حاضری اس پاک در کی ہے

حجاج کرام! آپ صرف اور صرف سفر مدینہ کی نیت کیجیے اور نہایت عقیدت سے یہ جملہ باربار پڑھیے جو امیر المؤمنین فی الحدیث حضرت سیّدنا امام یحیی بن معین رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں، سفرۃ الی المدینۃ احب اِلَیَّ من مایتی طواف (معرفۃ الرجال جلد دوم صفحہ ۲۹) مدینۃ المنورہ کی جانب سفر کرنا مجھے دوسو طواف سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

www.ziaetaiba.com

"فضائل مدینۃ الرسول" کے نام سے حضرت مولانا حافظ محبوب علی خان قادری رضوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی اس تالیف کو اس سے قبل فروری ۱۹۹۹ء میں جمعیت اشاعت اہلسنت نے شائع کرنے کی سعادت حاصل کی تھی، ضرورت اس امر کی تھی کہ حجاج کرام اور معتمرین عظام کے لیے اسے شائع کیا جائے۔ لیکن اس انداز سے کہ اس میں درج احادیث مبارکہ کی تخریج کی جائے اور حوالہ جات سے مزین کیا جائے۔ بحمدہ تعالی، مولانا نسیم احمد صدیقی نے اس ذمہ داری کو قبول کیا اور نبھایا، انجمن ضیاء طیبہ نے اس سے قبل ۳۷ کتب (مختلف موضوعات پر) شائع کی ہیں، جب کہ بعض کتب کی مقبولیت اور طلب کے باعث اشاعت دوم کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔ رسالہ ہذا ۳۸ویں اشاعت ہے مطالعہ کیجیے اور اپنی رائے سے آگاہ بھی فرمایئے۔

مر کے جیتے ہیں جو ان کے در پہ جاتے ہیں حسن
جی کے مرتے ہیں جو آتے ہیں مدینہ چھوڑ کر

(مولانا حسن رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

بچے کا کیا زمیں پہ جغرافیہ شناسو
دنیا کے نقشے سے گر مدینہ نکال دیجیے

(خالد عرفان)

سیّد اللہ رکھا ضیائی

انجمن ضیاء طیبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الۡمَلِکِ الۡقُدُّوۡسِ السَّلَامِ ط ذِی الۡجَلَالِ
وَالۡاِکۡرَامِ ط اَلَّذِیۡ جَعَلَ الۡمَدِیۡنَۃَ قُبَّۃَ الۡاِسۡلَامِ ط وَدَارَ
الۡعِلۡمِ بِالۡحَلَالِ وَالۡحَرَامِ ط اَحۡمَدُہٗ وَاَشۡکُرُہٗ عَلٰی جَزِیۡلِ
الۡاِنۡعَامِ ط وَاَشۡھَدُ اَنۡ لَّااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ وَحۡدَہٗ لَاشَرِیۡکَ لَہٗ
الۡمَلِکُ الۡعَلَّامُ ط وَاَشۡھَدُ اَنَّ سَیِّدِنَا وَ حَبِیۡبَنَا وَ شَفِیۡعَنَا
وَوَکِیۡلَنَا وَ کَفِیۡلَنَا وَ مَوۡلٰنَا مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہٗ شَارِعُ دِیۡنِ
الۡاِسۡلَامِ ط صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ صَلَاۃً مُّتَّصِلَۃً بِلَانَفَادٍ
وَّلَاانۡصِرَامٍ ط مَادَامَ اللَّیَالِیۡ وَالۡاَیَّامِ ط وَعَلٰی اٰلِہِ الۡخِیَرَۃِ
الۡکِرَامِ ط وَاَصۡحَابِہِ الۡمُکَرَّمِیۡنَ الۡعِظَامِ ط اَشۡرَفُ صَلَاۃٍ وَّاَتَمُّ سَلَامٍ ط
اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیَامِ ط

امابعد فقیر حقیر ابوالظفر کلیب المصطفی محب الرضا محمد محبوب علی خاں قادری حنفی برکاتی رضوی مجددی لکھنوی غفرلہ ربہ العزیز القوی برادران اہلسنت ایدہم اللہ تعالیٰ کی خدمات میں مدینہ طیبہ صاحبہا الف الف صلاۃ والتحیۃ کے فضائل و مناقب محامد و مناصب میں چند احادیث مبارکہ پیش کر رہا ہے جنھیں پڑھ اور سن کر اہل ایمان کے ایمان تازہ اور قلوب مجلّی

ہوں گے۔ اور مدینہ باسکینہ کے فضائل کے ساتھ ساتھ حضور اکرم کے مبارک اختیارات نامہ و مناصب جلیلہ و محامد رفیعہ کے جلوے بھی ظاہر ہوں گے جن کو پڑھ کر اہلسنت مسرور اور دشمنان مصطفی مطرود و مقہور ہوں گے والحمد للہ رب العالمین۔

حدیث۔۱

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِیْنَۃِ ضِعْفَی مَاجَعَلْتَ بِمَکَّۃِ مِنَ الْبَرْکَۃِ.[1]

اے میرے اللہ مدینہ میں اس سے دونی برکت کر دے جو تو نے مکہ میں برکت رکھی ہے۔

حدیث۔۲

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اِنَّ الْاِیْمَانَ لَیَاءَ رِزُ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ کَمَا تَأرِزُ الْحَیَّۃُ اِلٰی حُجْرِھَا.[2]

یعنی بے شک ایمان مدینہ کی طرف لوٹ آئے گا جس طرح سانپ اپنی بانبی (اپنے بل) کی طرف لوٹ آتا ہے۔

1۔ رواہ البخاری: ۱/ ۲۵۳ و مسلم: ۱/ ۴۴۲ والامام احمد: ۳/ ۱۴۲ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

2۔ رواہ البخاری: ۱/ ۲۵۲ و مسلم: ۱/ ۸۴ والامام احمد: ۲/ ۲۸۶ وابن ماجۃ: باب فضل المدینۃ صفحہ ۲۲۵ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث۔۳

حضور سیّد الرسل ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اِنَّ الْمَدِیْنَۃَ کَالْکِیْرِ تَنْفِیْ خَبَثَھَا وَتُنْصِعُ طِیِّبَھَا.[1]

یعنی یقیناً مدینہ منورہ مثل بھٹی کے ہے کہ خرابی (خباثت) کو دور کرتا ہے اور بھلائی عمدگی کو خالص کرتا ہے۔

حدیث۔۴

حضور سیّد المرسلین ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

حَرَّمَ اللّٰہُ مَا بَیْنَ لَابَتَیِ الْمَدِیْنَۃِ عَلٰی لِسَانِیْ.[2]

یعنی اللہ تعالیٰ نے جو کچھ مدینہ کے دونوں پتھروں کے درمیان ہے میری زبان پر حرم بنادیا ہے۔

حدیث۔۵

حضور سیّد الانبیاء ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

صَلَاۃٌ فِیْ مَسْجِدِیْ ھٰذَا اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلَاۃٍ فِیْمَا سِوَاہُ مِنَ الْمَسْجِدِ اِلَّا الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ.[3]

www.ziaetaiba.com

1۔ رواہ البخاری: ۱/ ۲۵۳ و مسلم: ۱/ ۴۴۵ والترمذی: ۲/ ۱۷۱ والنسائی والامام احمد: ۴/ ۲۴۰۔ ۳۸۶ عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

2۔ رواہ البخاری: ۱/ ۲۵۱ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

3۔ رواہ البخاری: ۱/ ۱۵۹ و مسلم: اول صفحہ ۴۴۶ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و ترمذی شریف: ۱/ ۱۸۳، ۲/ ۲۱۰۔

یعنی ایک نماز میری اس مسجد میں زیادہ بہتر ہے دوسری مسجدوں میں ادا کی ہوئی ہزار نمازوں سے سوا مسجد حرام کے۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد اقصیٰ سے بھی مسجد نبوی میں زیادہ فضیلت ہے۔

حدیث۔۶

حضور محبوب خدا ﷺ فرماتے ہیں۔

عَلٰی اَنْقَابِ الْمَدِیْنَۃِ مَلٰئِکَۃٌ لَا یَدْخُلُھَا الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّجَّالُ[1]

یعنی مدینہ منورہ کے چاروں طرف فرشتے مقرر ہیں نہ اس میں طاعون آئے گا نہ دجال داخل ہو گا۔

حدیث۔۷

حضور انور ﷺ فرماتے ہیں:

اُمِرْتُ بِقَرْیَۃٍ تَاْکُلُ الْقُرٰی یَقُوْلُوْنَ یَثْرِبُ وَھِیَ الْمَدِیْنَۃُ تَنْفِی النَّاسَ کَمَا یَنْفِی الْکِیْرُ خُبْثُ الْحَدِیْدِ وَ فِی الْبُخَارِیْ اَنَّھَا طَیِّبَۃٌ تُنْفِی الذُّنُوبَ کَمَا یَنْفِی الْکِیْرُ خُبُثُ الْفِضَّۃِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَا یَخْرُجُ اَحَدٌ رَغْبَۃً عَنْھَا اِلَّاَ اَخْلَفَ اللّٰہ فِیْھَا خَیْراً مِنْہُ اَلاَ اِنَّ

1۔ رواہ البخاری: ۱/ ۲۵۲ و مسلم: ۱/ ۴۴۴ و مالک موطا امام مالک مع شرح تنویر الحوالک: ۱/ ۲۰۱ والامام احمد: ۲/ ۳۷۸ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

اَلْمَدِیْنَةَ كَالْكِیْرِ تَنْفِی الْخُبْثُ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَنْفِیَ الْمَدِیْنَةُ شِرَارَهَا كَمَا یَنْفِی الْكِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ.[1]

ترجمہ:

یعنی مجھے حکم دیا گیا ہے ایک ایسی آبادی کا جو تمام آبادیوں سے افضل و برتر ہے لوگ اسے یثرب کہتے ہیں حالانکہ وہ مدینہ ہے خبیث لوگوں کو وہ دور کر دیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کی میل کو دور کر دیتی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ وہ آبادی طیبہ ہے شریر لوگوں کو وہ دور کر دیتا ہے جس طرح بھٹی چاندی کے میل کو دور کر دیتی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ مدینہ طیبہ سے کوئی شخص نفرت کرتا ہوا باہر نہیں نکلتا مگر اللہ تعالیٰ اس کی جگہ اس سے بہتر کو مدینہ میں ساکن کر دیتا ہے خبردار ہو مدینہ مثل بھٹی کے ہے کہ خبیث النفس کو دور کر دیتا ہے قیامت نہیں قریب ہوگی یہاں تک کہ مدینہ اپنے شریروں کو دور کر دے گا جس طرح بھٹی لوہے کی میل دور کر دیتی ہے۔

حدیث۔۸

حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

اَلْمَدِیْنَةُ حَرَمٌ اٰمِنٌ.[2]

یعنی مدینہ منورہ حرم ہے امن دینے والا۔

1۔ رواہ البخاری: ۱/ ۲۵۲ و مسلم: ۱/ ۴۴۴ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

2۔ رواہ ابو عوانۃ: ۳/ ۷۸ عن سھل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ، وفاالوفا جلد اول صفحہ ۱۳۔

حدیث۔۹

حضور شفیع المذنبین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَلْمَدِیْنَۃُ قَبَّۃُ الْاِسْلَامِ وَدَارُ الْاِیْمَانِ وَاَرْضُ الْھِجْرَۃِ وَ مُبَوُّا الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ [1]

یعنی مدینہ مشرفہ اسلام کا قبہ ہے اور ایمان کا گھر ہے میری ہجرت گاہ ہے اور حلال وحرام کے نازل ہونے یا اس کے نافذ ہونے کی جگہ ہے۔

حدیث۔۱۰

حضور سیّد القاہرین علی اعداء رب العالمین ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

اَللّٰھُمَّ اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ کَانَ عَبْدُکَ وَ خَلِیْلُکَ دَعَاکَ لِاَھْلِ مَکَّۃَ بِالْبَرَکَۃِ وَاَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ اَدْعُوْکَ لِاَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ اَنْ تُبَارِکَ لَھُمْ فِیْ مُدِّھِمْ وَصَاعِھِمْ مِثْلَ مَا بَارَکْتَ لِاَھْلِ مَکَّۃَ مَعَ الْبَرَکَۃِ بَرَکَتَیْنِ [2]

یعنی اے اللہ یقینا (حضرت) ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے اور تیرے خلیل ہیں انہوں نے مکہ والوں کے لیے برکت کی دعاء کی اور میں محمد (ﷺ) تیرا بندہ اور تیرا رسول ہوں میں تجھ سے دعاء کرتا ہوں مدینہ والوں کے لئے یہ کہ تو برکت دے ان کے مد میں اور ان کے صاع (پیمانوں) میں مثل اس کے جو تو نے برکت دی ہے مکہ والوں کو دوہری برکتوں کے ساتھ۔

1۔ رواہ الطبرانی فی المعجم الاوسط: ۲/ ۴۳ و مجمع الزوائد: ۳/ ۲۹۸ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ۔
2۔ رواہ الترمذی: ۲/ ۱۰۷ عن سیدنا علی رضی اللہ تعالٰی عنہ وقال حسن صحیح۔

حدیث۔۱۱

حضور شفیع یوم النشور ﷺ فرماتے ہیں:

لَاتُشَدُّ الرِّحَالُ اِلاَّ اِلٰی ثَلاَثَۃِ مَسَاجِدَ اَلْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ مَسْجِدِیْ ھٰذَا وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی[1]

یعنی سواریاں نہ کسی جائیں مگر تین مسجدوں کی طرف۔ مسجد حرام اور میری یہ مسجد اور مسجد اقصی۔

فائدہ: اس حدیث شریف کا یہ مطلب نہیں کہ ان تینوں مسجدوں کے علاوہ اور کہیں کا سفر کرنا ہی جائز نہیں جیسا کہ وہابیہ دیوبندیہ اور وہابیہ غیر مقلدین نے سمجھا اور امام الوہابیہ نے تقویت الایمان میں لکھا ہے بلکہ اس حدیث شریف کی تفسیر خود دوسری حدیث شریف کر رہی ہے حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

لَایَنْبَغِیْ لِلْمَطِیِّ اَنْ تُشَدَّ رِحَالُہٗ اِلٰی مَسْجِدٍ یَّنْبَغِیْ فِیْہِ الصَّلَاۃُ غَیْرِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِیْ ھٰذَا وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی[2]

یعنی کسی سفر کرنے والے کو جائز نہیں کہ وہ کسی مسجد کی طرف سفر کرے نماز کی فضیلت چاہنے کو سوا مسجد کعبہ اور میری یہ مسجد اور مسجد اقصے کے۔

1۔ رواہ البخاری: ۱/ ۱۵۹ و مسلم: ۱/ ۷۴۴ والامام احمد: ۲/ ۲۳۴ و ابوداود: ۱/ ۲۸۵ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وسنن دارمی: ۱/ ۱۷۲ و مسند ابی یعلی: ۱۰/ ۲۸۳۔

2۔ رواہ الامام احمد: ۳/ ۷ وابن شیبۃ بسند حسن: ۲/ ۴۷۳ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

دیکھیے حدیث شریف نے وضاحت فرمادی کہ ان مساجد ثلثہ کے علاوہ کسی اور مسجد کی طرف یہ سمجھ کر کہ وہاں ثواب زیادہ ہے سفر کرنا جائز نہیں ہے۔ ثواب صرف ان ہی تین مسجدوں میں زیادہ ہے وہابیہ کا شرک فنا ہوگیا۔ والحمد للہ رب العلمین

حدیث۔ ۱۲

حضور افضل الرسل ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ یَّمُوْتَ بِالْمَدِیْنَةِ فَلْیَمُتْ بِھَا فَاِنِّیْ اَشْفَعُ لِمَنْ یَّمُوْتُ بِھَا.[1]

یعنی جس شخص کو اس بات کی استطاعت ہو کہ وہ مدینہ میں مرے تو اسے چاہیے کہ وہ مدینہ میں مرے کہ یقینا میں اس کی شفاعت کروں گا جو مدینہ میں مرے گا۔

حدیث۔ ۱۳

حضور محبوب خدا ﷺ فرماتے ہیں:

صَلَاۃٌ فِیْ مَسْجِدِیْ ھٰذَا اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلَاۃٍ فِیْمَا سِوَاہُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامِ فَاِنِّیْ اٰخِرُ الْاَنْبِیَاءِ وَاِنَّ مَسْجِدِیْ اٰخِرُ الْمَسَاجِدِ.[2]

www.ziaetaiba.com

1۔ رواہ الامام احمد: ۲/ ۴۷ والترمذی: ۲/ ۱۰۷ وابن ماجہ: صفحہ ۲۲۵ وابن حبان فی صحیحہ: ۶/ ۲۱رقم ۳۷۴۳ عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما و قال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح غریب اسنادا۔

2۔ رواہ مسلم: ۱/ ۴۴۶ کتاب الحج باب فضل الصلوۃ بمسجدی والنسائی کتاب الصلوۃ باب فضل مسجد النبی ﷺ جلد اول صفحہ ۸۰ عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

یعنی ایک نماز میری اس مسجد میں زیادہ بہتر ہے ہزاروں نمازوں سے جو اس کے علاوہ دوسری مسجدوں میں ادا کی گئیں سوا مسجد حرام کے اور یقیناً میں پچھلا نبی ہوں اور میری مسجد نبیوں کی مسجدوں میں سب سے پچھلی مسجد ہے۔

فائدہ: اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ جس طرح حضور اقدس ﷺ خیر الرسل اور افضل الانبیاء والمرسلین بلا تشبیہ و تمثیل اسی طرح حضور کی مسجد مبارک افضل مساجد الانبیاء ہے اور سب انبیاء کی مساجد سے مسجد نبوی میں ثواب و فضیلت زیادہ ہے اور مسجد اقصیٰ میں بھی ادا کی ہوئی نماز سے ہزار گنا ثواب میں زیادہ فضیلت ہے اور اس کے بعد حدیث نمبر ۱۴ اور ۱۵ سے بھی ظاہر ہے اور حدیث نمبر ۹۲ اور ۹۳ میں اس سے زیادہ وضاحت ہے۔

حدیث۔ ۱۴

حضور رحمۃ للعلمین ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

صَلاَةٌ فِیْ مَسْجِدِیْ هٰذَا اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلاَةٍ فِیْمَا سِوَاهُ اِلاَّ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ وَ صَلاَةٌ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَفْضَلُ مِنْ مِّائَةِ اَلْفِ صَلاَةٍ فِیْمَا سِوَاهُ۔[1]

یعنی ایک نماز میری اس مسجد میں بہتر ہے ہزاروں نمازوں سے اس کے سوا مسجدوں میں مگر مسجد حرام اور ایک نماز مسجد حرام میں افضل ہے ایک لاکھ نمازوں سے اس کے سوا مسجدوں میں ادا کی ہوئی نماز سے۔

1۔ رواہ احمد: ۳/ ۳۴۳ کتاب الصلوۃ باب ماجاء فی فضل الصلوۃ فی المسجد الحرام و مسجد النبی ﷺ صفحہ ۱۰۱ او ابن ماجۃ وھو صحیح عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث۔۱۵

حضور آقائے دوعالم ﷺ فرماتے ہیں۔

صَلاَۃٌ فِی مَسْجِدِ الْحَرَامِ اَفْضَلُ صَلاَۃٍ فِیْمَا سِوَاہُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلاَّ الْمَسْجِد الْحَرَامِ وَصَلاَۃٌ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَفْضَلُ صَلاَۃٍ فِی مَسْجِدِیْ ھٰذَا بِمِائَۃِ صَلاَۃٍ.[1]

یعنی ایک نماز میری اس مسجد میں افضل ہے ہزار نمازوں سے جو کسی دوسری مسجد میں ادا کی جائیں سوا مسجد کعبہ کے اور ایک نماز مسجد حرام میں میری اس مسجد کی سو نمازوں سے بہتر ہے۔

حدیث۔۱۶

حضور سیّد الانس والجان ﷺ فرماتے ہیں:

اَللّٰھُمَّ اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ حَرَّمَ مَکَّۃَ فَجَعَلَھَا حَرَماً وَاِنِّیْ حَرَّمْتُ الْمَدِیْنَۃَ حَرَامٌ مَابَیْنَ مَأْزَمَیْھَا اَنْ لاَ یُھْرَاقَ فِیْہِ دَمٌ وَلاَ یُحْمَلَ فِیْھَا سَلاَحٌ لِقِتَالٍ وَلاَ یُخْبَطَ فِیْھَا شَجَرَۃٌ اِلَّا لِعَلْفٍ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ مُدِّنَا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ مَعَ الْبَرَکَۃِ بَرَکَتَیْنِ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَا مِنَ الْمَدِیْنَۃِ شِعَبٌ لَقَبٌ اِلاَّ عَلَیْہِ مَلَکَانِ یُحْرُسَانِھَا حَتّٰی تَقَدَّمُوْا اِلَیْھَا[2]

1۔ رواہ الامام احمد: ۴/ ۵ وابن حبان: ۳/ ۷۱۔ ۷۲ فی صحیحہ عن ابن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

2۔ رواہ مسلم: ۱/ ۴۴۳ عن ابی سعید الخذری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

یعنی اے اللہ بے شک ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم بنایا تو وہ حرم ہوا اور یقیناً میں مدینہ کو حرم بناتا ہوں حرام ہے جو درمیان اس کے دونوں سمتوں کے ہے یہ کہ بہایا جائے اس میں خون اور نہ اٹھائے جائیں اس میں ہتھیار لڑائی کے لیے نہ اس میں درخت کاٹے جائیں مگر چارہ کے لیے اے اللہ برکت دے ہمارے مدینہ میں اے اللہ برکت دے ہمارے صاع میں۔ الٰہی برکت دے ہمارے مد میں۔ اے اللہ کر دے برکت دوہری۔ خدا کی قسم مدینہ کے ہر راستے اور دروازے پر دو فرشتے ہیں جو اس کی حفاظت کرتے ہیں کہ اس کی طرف بڑھیں۔

فائدہ: حضور اکرم ﷺ کی عزت و عظمت اور اختیارات کے جلوے دیکھیے کہ مدینہ منورہ جو حرم نہ تھا آپ ﷺ نے اسے حرم بنادیا سبحان اللہ اور امام الوہابیہ تقویۃ الایمان میں کہتا ہے کہ جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں، معاذ اللہ۔

حدیث۔۱۷

حضور تاجدار کونین ﷺ فرماتے ہیں:

اَلْمَدِیْنَۃُ خَیْرٌ مِّنْ مَّکَّۃَ.[1]

یعنی مدینہ منورہ مکہ معظّمہ سے بہتر ہے۔

فائدہ: اہل ایمان اس حدیث کو خوب یاد کرلیں۔

1۔ رواہ الطبرانی: ۴/ ۳۴۳رقم: ۴۴۵۰۔ تاریخ الکبیر للبخاری: ۱/ ۱۶۰۔ الکامل لابن عدی: ۶/ ۲۱۹۸ فی الکبیر والدارقطنی فی الافراد عن رافع ابن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

www.ziaetaiba.com

حدیث۔۱۸

حضور ساقی کوثر ﷺ فرماتے ہیں:

اِنَّ اللّٰہ سَمّٰی الْمَدِیْنَۃَ طَابَۃَ.[1]

یعنی یقیناً اللہ تعالیٰ نے مدینہ منورہ کا نام طابہ رکھا ہے۔

حدیث۔۱۹

حضور سرور انبیاء حبیب کبریا ﷺ فرماتے ہیں:

اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ حَرَّمَ بَیْتَ اللّٰہِ وَاٰمَّنَہٗ وَاِنِّیْ حَرَّمْتُ الْمَدِیْنَۃَ مَابَیْنَ لَابَتِیْھَا لَا یُقْطَعُ عِضَاھُھَا وَلَا یُصَادُ صَیْدُھَا.[2]

یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم اور امن والا بنایا اور یقیناً میں نے مدینہ کو حرم بنا دیا اس کے دونوں پتھروں کے درمیان نہ درخت کاٹے (اوکھیڑے) جائیں اور نہ اس حد میں شکار کیا جائے۔

فائدہ: حضور محبوب خدا ﷺ کے اختیارات مبارکہ کی ایک مختصر جھلک دیکھیے اور وہابیوں دیوبندیوں سے دور و بیزار و تفور ہو جایئے۔

www.ziaetaiba.com

1۔ رواہ الامام احمد: ۴/ ۲۸۵ و مسلم: ۱/ ۴۴۵ والنسائی عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و الاحادیث الواردہ فی فضائل المدینۃ صفحہ ۳۴، وفاالوفا جلد اول صفحہ ۱۶۔

2۔ رواہ مسلم: ۱/ ۴۴۰ عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و سنن کبری للبیھقی: ۵/ ۱۹۸۔ مسند ابی یعلی: ۴/ ۱۱۱۔

حدیث۔۲۰

حضور سیّدنا نعمت اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لَا یُقْبَضُ النَّبِیُّ اِلَّا فِیْ اَحَبِّ الْاَمْکِنَۃِ اِلَیْہِ.[1]

یعنی نبی انتقال نہیں فرماتا مگر اس جگہ جو اسے سب جگہوں سے زیادہ محبوب ہو۔

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ حضور سیّدنا ذکر اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ طیبہ دنیا بھر کے تمام شہروں سے زیادہ پیارا اور پسندیدہ ہے اور یہ اللہ کے محبوب ہیں تو جو انہیں محبوب ہے وہ اللہ تعالیٰ کو بھی محبوب ہے۔ فللّٰہ الحمد

حدیث۔۲۱

حضور مختار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

رَمَضَانُ بِالْمَدِیْنَۃِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ رَمَضَانَ فِیْمَا سِوَاھَا مِنَ الْبُلْدَانِ.[2]

یعنی ایک رمضان مدینہ منورہ میں بہتر ہے اس کے دوسرے شہروں کے ہزار رمضانوں سے۔

www.ziaetaiba.com

1۔ رواہ ابو یعلی: ۱/ ۴۶، رقم الحدیث ۴۵ عن سیدنا ابی بکر ن الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ و مسند بزار: ۱/ ۷۱، رقم: ۱۸۔

2۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر: ۱/ ۳۵۹، رقم الحدیث ۱۱۴۴۔ تاریخ دمشق لابن عساکر عن بلال ابن حرث المزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و مجمع الزوائد: ۳/ ۳۰۱۔

حدیث۔ ۲۲

حضور مالک جنت ﷺ فرماتے ہیں:

اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ ثُمَّ اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ اٰتِيْ اَهْلَ الْبَقِيْعِ فَيُحْشَرُوْنَ مَعِيْ ثُمَّ اَنْتَظِرُ اَهْلِ مَكَّةَ.[1]

یعنی میں وہ پہلا شخص ہوں جس سے زمین شق ہو گی (زمین سے سب کے پہلے نکلوں گا) پھر ابو بکر پھر عمر (رضی اللہ عنہما) پھر میں جلوہ فرماؤں گا اہل بقیع کے پاس تو وہ اٹھائے جائیں گے میرے ساتھ۔ پھر میں مکہ والوں کا انتظار کروں گا۔

فائدہ: حضور عالم غیوب کے علم غیب میں سے علم مافی الغد کا مختصر جلوہ ملاحظہ فرمایئے فسبحان اللہ وبحمدہ

حدیث۔ ۲۳

حضور آخر الانبیاء ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

اَوَّلَ مَنْ اَشْفَعُ لَهٗ مِنْ اُمَّتِيْ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ وَاَهْلُ مَكَّةِ وَاَهْلُ الطَّائِفِ.[2]

یعنی سب سے پہلے اپنی امت میں اہل مدینہ کی شفاعت کروں گا پھر مکہ والوں کی پھر طائف والوں کی۔

www.ziaetaiba.com

1۔ رواہ الترمذی: ۲/ ۶۷۹ والحاکم المستدرک: ۲/ ۴۶۵۔۴۶۶ عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما و طبرانی کبیر: ۱۲/ ۳۰۵ و صحیح ابن حبان: ۹/ ۲۴ رقم: ۶۸۶۰۔

2۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط: ۲/ ۴۹۱ عن عبد الملک بن عباد بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما و رواہ البخاری فی التاریخ الکبیر: ۵/ ۴۰۴ و مجمع الزوائد: ۱۰/ ۳۸۱۔

فائدہ: میدان محشر کے علوم غیبہ کا مختصر جلوہ اور حضور کا مقبول الشفاعۃ ہونا ملاحظہ ہو نیز تقویۃ الایمان کا باطل مردود ہونا دیکھیے۔

حدیث۔ ۲۴

حضور شافع محشر ﷺ فرماتے ہیں:

اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ اَنَا وَلاَ فَخْرَ ثُمَّ تَنْشَقُّ عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ وَ عُمَرَ ثُمَّ تَنْشَقُّ عَنْ اَهْلِ الْحَرَمَیْنِ مَکَّةَ وَالْمَدِیْنَةِ ثُمَّ اُبْعَثُ بَیْنَهُمَا.[1]

یعنی سب سے پہلے زمین سے میں باہر آؤں گا اور یہ کوئی فخر نہیں ہے پھر ابو بکر و عمر زمین سے نکلیں گے پھر حرمین مکہ اور مدینہ والے باہر نکلیں گے پھر میں ان دونوں کے درمیان اٹھایا جاؤں گا۔

ف: ملاحظہ ہو کیا یہ مافی الغد کا علم نہیں ہے دیوبندیو دیکھو، اپنے کفریات سے توبہ کرو۔

حدیث۔ ۲۵

حضور اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

صَلاَةٌ فِیْ مَسْجِدِیْ هٰذَا کَاَلْفِ صَلاَةٍ فِیْمَا سِوَاهُ اِلاَّ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ وَ صِیَامُ رَمْضَانَ بِالْمَدِیْنَةِ کَصِیَامِ اَلْفِ شَهْرٍ فِیْمَا سِوَاهَا وَصَلاَةُ الْجُمُعَةِ بِالْمَدِیْنَةِ کَاَلْفِ جُمُعَةٍ فِیْمَا سِوَاهَا.[2]

1۔ رواہ الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جلد ۳ صفحہ ۶۸۔

2۔ رواہ البیھقی فی الشعب عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جلد ۸ صفحہ ۸۷، رقم الحدیث ۳۸۵۲۔

یعنی میری اس مسجد میں ایک نماز دوسری مسجدوں کی ہزار نمازوں کی طرح ہے سوا مسجد حرام کے۔ اور مدینہ میں ایک رمضان کے روزے دوسرے مقاموں کے ہزار مہینوں کے روزوں کے مثل ہے اور مدینہ طیبہ میں ایک جمعہ کی نماز دوسرے شہروں کے ہزار جمعوں کی نمازوں کی طرح ہے۔

حدیث۔۲۶

حضور سرور انبیاء حبیب کبریا ﷺ فرماتے ہیں:

مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَ مِنْبَرِی رَوْضَۃٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃِ.[1]

یعنی میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان ایک باغ ہے جنت کے باغوں میں سے۔

حدیث۔۲۷

حضور خاتم النبیین ﷺ فرماتے ہیں:

لِکُلِّ نَبِیٍّ حَرَمٌ وَ حَرَمِیْ اَلْمَدِیْنَۃُ.[2]

یعنی ہر نبی کے لیے ایک جگہ حرم ہے اور میرا حرم مدینہ منورہ ہے۔

فائدہ: اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ بلا تشبیہ جس طرح ہر نبی پر حضور سیّد الرسل ﷺ کو افضلیت حاصل ہے اسی طرح اوروں کے حرم پر بھی حرم محمدی کو فضیلت حاصل ہے۔

1۔ رواہ الامام احمد: ۴/ ۱۲۵ رقم: ۱۵۹۹۸ والبخاری: ۱/ ۱۵۹ و مسلم: ۱/ ۴۴۶ والنسائی: صفحہ ۸۱ عن عبد اللہ ابن زید المازنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

2۔ رواہ الامام احمد عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما جلد اول صفحہ ۵۲۳ رقم الحدیث: ۲۹۱۶۔

حدیث۔۲۸

حضور سرکار دوعالم ﷺ ارشاد کرتے ہیں:

مَنْ اَرَادَ اَھْلَ الْمَدِیْنَةِ بِسُوْءٍ اَذَابَهُ اللّٰهُ كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ.[1]

یعنی جو شخص مدینہ والوں سے کسی برائی کا ارادہ رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو گھلادے گا جس طرح نمک پانی میں گھلتا ہے۔

حدیث۔۲۹

حضور سراپا نور ﷺ ارشاد کرتے ہیں:

وَاُفْتُتِحَتِ الْقُرٰی بِالسَّيْفِ وَاُفْتُتِحَتِ الْمَدِيْنَهُ بِالْقُرْاٰنِ.[2]

یعنی تمام آبادیوں کا افتتاح تلوار سے ہوا اور مدینہ کا افتتاح قرآن کریم سے ہوا۔

حدیث۔۳۰

حضور نور مجسم ﷺ فرماتے ہیں:

مَنْ زَارَنِیْ بِالْمَدِيْنَةِ مُحْتَسِباً كُنْتُ لَهٗ شَهِيْداً وَّ شَفِيْعاً يَّوْمَ الْقِيَامَةِ.[3]

1۔ رواہ الامام احمد: ۲/ ۵۴۴ رقم الحدیث: ۷۶۹۷، ۳/ ۴۰ رقم الحدیث: ۸۴۷۲ و مسلم: ۱/ ۴۴۵ وابن ماجہ باب فضل المدینہ صفحہ ۲۲۵ قدیمی کتب خانہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و مصنف عبدالرزاق: ۹/ ۲۶۴۔

2۔ رواہ البیہقی فی الشعب عن سیّدتنا ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا جامع الصغیر اول صفحہ ۷۸ رقم: ۱۲۲۲ اللآلی مصنوعہ جلد ۲ صفحہ ۱۲۸۔

3۔ رواہ البیہقی فی الشعب عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلد ۳ صفحہ ۴۸۸ شفاء السقام صفحہ ۳۵۔

جس نے میری زیارت کی مدینہ میں ثواب کے لیے میں اس کا گواہ اور شفیع ہوں گا قیامت کے روز۔

فائدہ: حضور شفیع المذنبین ﷺ شافع روز محشر ہیں اس کا حضور کو یقین ہے اور امت کو تعلیم فرما رہے ہیں۔

حدیث۔۳۱

حضور سیّدنا دافع البلا ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

مَن حَجَّ فَزَارَ قَبرِی بَعدَ وَفَاتِیْ کَانَ کَمَنْ زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ.[1]

یعنی جس نے حج کیا اور میری قبر کی زیارت کی میرے اس ظاہری عالم سے انتقال فرمانے کے بعد وہ مثل اس شخص کے ہو گا جس نے میری حیات ظاہری میں میری زیارت کا شرف پایا۔

حدیث۔۳۲

حضور سیّدنا دافع الوباء ﷺ ارشاد کرتے ہیں:

مَنْ زَارَ قَبرِیْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ.[2]

www.ziaetaiba.com

1۔ رواہ الطبرانی: ۱۲/ ۴۰۶، رقم الحدیث: ۱۳۴۹۷ فی الکبیر والبیہقی فی السنن: ۵/ ۲۴۶ عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما وسنن دار قطنی: ۲/ ۲۷۸ الکامل: ۲/ ۷۹۰۔

2۔ رواہ البیہقی فی الشعب الجامع لشعب الایمان: ۸/ ۹۶۔۹۷۔ ۳/ ۴۹۰ و ابن عدی: ۶/ ۲۳۵۰ عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما وشفا السقام صفحہ ۱۔۶ والدرۃ الثمینۃ لابن نجار صفحہ ۲۲۱ معجم شیوخ ابن جمیع الصیداوی صفحہ ۲۱۹۔

یعنی جس نے میری قبر شریف کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

فائدہ: شفاعت کا جلوہ دیکھتے جایئے۔

حدیث۔ ۳۳

حضور سیّدنا خلیفۃ اللہ الاعظم ﷺ فرماتے ہیں:

غُبَارُ الْمَدِیْنَةِ شِفَاءٌ مِّنَ الْجُزَامِ.[1]

یعنی خاک مدینہ مکرمہ شفا ہے جذام کے لیے۔(رواہ ابو نعیم فی الطب عن ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ق ۵۱/ب نسخہ قلمی فوٹو کاپی مکتبہ جامعۃ الاسلامیہ مدینۃ المنورہ اصل مخطوطہ سپین میں محفوظ ہے۔

حدیث۔ ۳۴

حضور سیّدنا مظہر اللہ الاتم ﷺ فرماتے ہیں:

غُبَارُ الْمَدِیْنَةِ یُبْرِءُ الْجُزَامَ.[2]

یعنی خاک مدینہ جذام کو اچھا کر دیتی ہے۔

www.ziaetaiba.com

1۔ الاحادیث الواردہ فی فضائل المدینہ صفحہ ۶۳۵ وفاء الوفا ۱۰/ ۶۸۔ جامع الصغیر ۳۵۵ رقم: ۵۷۵۳۔ الدرۃ الثمینہ: ۶۲۔

2۔ رواہ ابن السنی وابو نعیم فی الطب عن ابی بکر بن سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ و جامع الصغیر صفحہ ۳۵۵ رقم: ۵۷۵۴۔

حدیث۔۳۵

حضور سیّدنا نعمۃ اللہ الاکرم ﷺ فرمارہے ہیں:

مَنْ اَخَافَ اَھْلَ الْمَدِیْنَۃ فَکَاَنَّمَا اَخَافَ مَابَیْنَ جَنْبَیَّ.[1]

یعنی جس نے مدینہ والوں کو ڈرایا تو گویا اس نے اس چیز کو ڈرایا جو میرے دونوں پہلوؤں کے درمیان ہے (یعنی میرے دل کو)۔

حدیث۔۳۶

حضور سیّدنا سر اللہ المکنون ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

مَنْ اَخَافَ اَھْلَ الْمَدِیْنَۃِ اَخَافَہُ اللّٰہ.[2]

یعنی جو مدینہ والوں کو ڈرائے گا اللہ تعالیٰ اس کو خوف زدہ کرے گا۔

حدیث۔۳۷

حضور رسول الکل ﷺ فرماتے ہیں:

اِنَّ عَجْوَۃَ الْمَدِیْنَۃِ شِفَاءٌ مِنَ السَّقِیْمِ وَ غُبَارُھَا شِفَاءٌ مِّنَ الْجُذَامِ.[3]

یعنی مدینہ کی عجوہ (ایک قسم ہے مدینہ طیبہ کی کھجوروں میں سے) شفا ہے بیماری کی اور مدینہ کی خاک شفا ہے جذام کی۔

1۔ رواہ الامام احمد: ۴/ ۳۲۲۔۳۸۷ عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و تاریخ کبیر امام بخاری: ۱/ ۵۳۔ ۷/ ۴۰۴۔

2۔ رواہ الامام احمد: ۴/ ۶۵۱ رقم: ۱۶۱۲۴ عن السائب بن خلاد أبي سھلۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و جامع الصغیر صفحہ ۵۰۹۔

3۔ رواہ رزین عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

حدیث۔۳۸

حضور سیّدنا قاسم نعیم اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّ تُرْبَتَھَا لِمُؤْمِنَۃٌ وَّاِنَّھَا شِفَاءٌ مِّنَ الْجُذَامِ.[1]

یعنی قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان یقینامدینہ کی مٹی مومنہ ایمان دار ہے اور بے شک وہ شفاہے جذام کے لیے۔[2] یعنی توریت شریف میں لکھاہے کہ مدینہ کی زمین مومنہ ایمان والی ہے۔

حدیث۔۳۹

لَوْ رَاَیْتُ الظَّبَآءَ بِالْمَدِیْنَۃِ تَرْتَعُ مَا ذَعَرْتُھَا قَالَ رَسُوْلُ اللہ ﷺ مَا بَیْنَ لابیتھا حَرَامٌ.[3]

یعنی اگر میں کسی ہرن کو مدینہ میں چرتے دیکھوں گا تو اسے نہ بھڑکاؤں گا کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے ان دونوں پہاڑوں کے درمیان حرم ہے۔

www.ziaetaiba.com

1۔ رواہ الزبیر بن بکار، ذکرہ السیوطی فی الحجج المبینۃ صفحہ ۵۸۔

2۔ رواہ ابن زبالۃ عن صیفی بن ابی عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تقریب لابن حجر رقم: ۵۸۱۵ وفی روایۃ انھالمکتوبۃ فی التوراۃ مؤمنۃ وفاء الوفا جلد ا صفحہ ۲۰۔

3۔ رواہ البخاری: ا/ ۲۵۲ و مسلم: ا/ ۴۴۲ ومالک عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مؤطا مع شرح جلد سوم صفحہ ۸۶ وھذا اللفظ للبخاری ومالک۔

حدیث۔۴۰

حضور سیّدنا سرور القلب المحزون ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

اَلْمَدِیْنَۃُ مُھَاجِرِیْ فِیْھَا مَضْجَعِیْ وَ مِنْھَا مَبْعَثِیْ حَقِیْقٌ عَلٰی اُمَّتِیْ حِفْظُ جِیْرَانِیْ مَا اجْتَنِبُوْا الکبائر وَمَنْ حَفِظَھُمْ کُنْتُ لَہٗ شَفِیْعاً وَ شَھِیْداً یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَنْ لَّمْ یَحْفَظُھم سُقِیَ مِنْ طِیْنَۃِ الْخَبَال قیل للمزنی وما طِیْنَۃُ الخَبَالِ قَالَ عُصَارَۃُ اَھْلِ النَّارِ.[1]

حدیث۔۴۱

اَلْمَدِیْنَۃُ مُھَاجِرِیْ وَ فِیْھَا مَضْجَعِیْ وَمِنْھَا مَخْرَجِیْ حَقٌّ عَلٰی اُمَّتِیْ حِفْظُ جِیْرَانِیْ فی فوائد القاضی ابی الحسن الھاشمی عن خارجۃ بن زید رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ و ذکر القافی عیاض عن محمد بن مسلمہ فی ترتیب المدارک: ۱/۳۵

یعنی مدینہ میں ہجرت ہوئی اور یہی میری آرام گاہ اور یہی میرے اٹھنے کی جگہ ہے میری امت پر میرے پڑوسیوں کی نگہداشت لازم ہے جب تک وہ کبائر سے بچتے رہیں اور جس نے ان کی حفاظت کی میں اس کے لیے قیامت کے روز شفیع اور گواہ ہوں گا اور جس نے ان کا لحاظ نہ کیا وہ طینۃ الخبال پلایا جائے گا۔ مزنی سے کہا گیا کہ طینۃ الخبال کیا ہے انہوں نے فرمایا جہنمیوں کا پسینہ ہے۔(یہ حدیث شریف ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے، تاریخ ابن ابی خیثمہ)

1۔ رواہ ابن النجار الدرۃ الثمینۃ فی تاریخ المدینۃ صفحہ ۷۷ عن معقل بن یسار المزنی رضی اللہ تعالٰی عنہ والمعجم الکبیر: ۲۰/ ۲۰۵ والکامل: ۵/ ۱۹۶۹۔

حدیث۔ ۴۲

حضور سیّدنا موعظت مجسم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مَنْ اٰذٰی اَھْلَ الْمَدِیْنَۃِ اٰذَاہُ اللّٰہ وَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہ وَالْمَلٰئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَایَقْبَلَ مِنْہُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن جابر رضی اللہ عنہ و فی مسلم فَمَنْ اَحْدَثَ حَدَثاً اَوْ اٰوٰی مُحْدَثاً فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہ وَالْمَلٰئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَایَقْبَلُ اللّٰہ مِنْہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ صَرْفاً وَّلَا عَدْلاً و لفظ البخاری لَایُقْبَلُ مِنْہُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ.[1]

یعنی جو کوئی مدینہ والوں کو تکلیف دے اللہ تعالیٰ اسے ایذا دے گا یا جو اس حرم نبوی کے آداب کے خلاف کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ کی اور تمام فرشتوں اور سب انسانوں کی لعنت ہے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ نہ اس کا فرض قبول کرے گا اور نہ نفل۔ والعیاذ باللّٰہ تعالیٰ

فائدہ: ملاحظہ ہو روز قیامت کے علم غیب مصطفی کا ایک پرتو سبحان اللہ وبحمدہ

حدیث۔ ۴۳

قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّم مِنَ الْمَدِیْنَۃِ فَالْتَفَتَ اِلَیْھَا وَقَالَ اِنَّ اللّٰہ بَرِئَ ھٰذِہٖ الْجَزِیْرَۃِ مِنَ الشِّرْکِ وَفِی روایۃ قَدْ طَھَّرَ ھٰذِہٖ الْقَرْیَۃَ مِنَ الشِّرْکِ[2]

1۔ البخاری: ۱/ ۲۵۱ و مسلم: ۱/ ۴۴۲ والمعجم الکبیر: ۱/ ۲۴۸۔
2۔ رواہ مسند ابی یعلی: ۱۲/ ۶۹۔۷۰ عن العباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

www.ziaetaiba.com
انجمن ضیاء طیبہ

یعنی حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں مدینہ سے نکلا تو حضور اقدس مدینہ کی جانب متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے اس جزیرہ یا اس قریہ کو شرک سے پاک کر دیا ہے۔

حدیث۔ ۴۴

حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لَایَصْبِرُ اَحَدٌ عَلٰی لَاْوَائِهَا وَجُهْدِهَا کُنْتُ لَهٗ شَفِیْعاً وَّشَهِیْدًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ.[1]

یعنی جو کوئی مدینہ کی تکلیف و مشقت پر صبر کرے گا تو میں قیامت کے روز اس کا شفیع اور گواہ ہوں گا۔

ف:۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا شہید و شفیع محشر ہونا ملاحظہ ہو۔

حدیث۔ ۴۵

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مَنْ سَمَّی الْمَدِیْنَةَ یَثْرِبُ فَلْیَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ هِیَ طَابَةُ هِیَ طَابَةٌ.

یعنی جس نے مدینہ کا نام یثرب لیا اسے توبہ کرنا چاہیے وہ طابہ ہے وہ طابہ ہے۔[2] یعنی خدا کی قسم بے شک مدینہ کے نام اللہ کی کتاب توریت شریف میں طیبہ اور طابہ ہیں۔[3]

www.ziaetaiba.com

1۔ رواہ مسلم: ۱/ ۴۴۳ عن ابی سعید ن الخذری رضی اللہ عنہ۔

2۔ رواہ الامام احمد عن البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عن وھب بن منبہ واللہ ان اسماء ھا فی کتاب اللہ یعنی التوراۃ طیبۃ وطابۃ۔

3۔ مسند امام احمد: ۴/ ۲۸۵ و تاریخ المدینہ شبۃ المنیری البصری (۲۶۲ھ) جلد اول صفحہ ۱۰۶ و مصنف عبدالرزاق: ۹/ ۲۶۷۔ مجمع الزوائد: ۳/ ۳۰۰۔

حدیث۔۴٦

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اَلنَّاسُ تَبعٌ لَّکُمْ یَا اَھْلَ الْمَدِیْنَۃِ فِی الْعِلْمِ.[1]

اے مدینہ والو علم دین میں لوگ تمہارے تابع ہیں۔

حدیث۔۴۸،۴۷

صَلّٰی رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الْفَجْرَ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَی الْقَوْمِ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ مُدِّنَا اَللّٰھُمَّ اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ عَبْدُکَ وَ خَلِیْلُکَ وَ نَبِیُّکَ وَاِنِّیْ عَبْدُکَ وَ نَبِیُّکَ وَاِنَّہٗ دَعَاکَ لِمَکَّۃَ وَاَنَا اَدْعُوْکَ لِلْمَدِیْنَۃِ بِمِثْلِ مَا دَعَاکَ لِمَکَّۃَ وَمِثْلَہٗ مَعَہٗ.[2]

یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز ادا فرمائی پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر یہ دعا فرمائی اے اللہ برکت دے ہمارے لیے ہمارے مدینہ میں اور برکت دے ہمارے صاع میں اور برکت دے ہمیں ہمارے مد میں۔ اے اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے اور تیرے خلیل اور نبی ہیں اور میں تیرا بندہ اور نبی ہوں انہوں نے مکہ کے لیے تجھ سے دعا کی اور میں مدینہ کے لیے دعا

1۔ رواہ ابن عساکر عن ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

2۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط مخطوطہ ۱/ ق ۱۷۰/ ۱ عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما وایضاً الطبرانی روی مثلہ عن ابن عباس رضی اللہ المعجم الکبیر ۱۲/ ۸۴ و مسلم: ۱/ ۴۴۲ و وفاء الوفا: ۱/ ۵۴۰۵۳ و رواہ المفضل الجندی، فضائل المدینہ رقم الحدیث ۲ و المعجم الصغیر: ۱/ ۱۷۳۔

کرتاہوں مثل اس کے جو انہوں نے مکہ کے لیے دعا کی اور اسی کے مثل اس کے ساتھ (یعنی اس سے دوہری برکت)۔

حدیث۔۴۹

ارشاد قدس ہے:

اَلْمَدِیْنَۃُ حَرَمٌ مَا بَیْنَ عِیْرٍ اِلٰی ثُوْرٍ. [1]

یعنی مدینہ منورہ حرم ہے درمیان عیر و ثور دونوں پہاڑوں کے۔

حدیث۔۵۰

اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ خَرَجَ اِلٰی نَاحِیَۃٍ مِّن الْمَدِیْنَۃِ وَ خَرَجْتُ مَعَہٗ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَۃَ وَرَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی اِنِّیْ لَاَرٰی بِیَاضَ مَاتَحْتَ مَنْکَبَیْہِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ نَبِیُّکَ وَ خَلِیْلُکَ دَعَاکَ لِاَھْلِ مَکَّۃَ وَاَنَا نَبِیُّکَ وَرَسُوْلُکَ اَدْعُوْکَ لِاَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَھُمْ فِیْ مُدِّھِمْ وَ صَاعِھِمْ وَ قَلِیْلِھِمْ وَ کَثِیْرِھِم ضِعْفَیْ کَمَا بَارَکْتَ لِاَھْلِ مَکَّۃَ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْھُمْ مَنْ ھٰھُنَا وَھٰھُنَا حَتّٰی اَشَارَ اِلٰی نَوَاحِی الْاَرْضِ کُلِّھَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَرَادَھُمْ بِسُوْءٍ فَاذِبْہُ کَمَا یَذُوْبُ الْمِلْحُ فِی الْمَاءِ [2]

1۔ رواہ مسلم: ۱/ ۴۴۲ عن سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

2۔ رواہ ابن زبالۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و امام بخاری تاریخ کبیر: ۱/ ۲۳۸۔

حدیث۔۵۱

اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ بِاَرْضِ سَعْدٍ بِاَصْلِ الْحُرَّۃِ عِنْدَ بُیُوْتِ السُّقْیَا ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلُکَ وَعَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ وَ نَبِیُّکَ دَعَاکَ لِاَھْلِ مَکَّۃَ وَاَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُکَ وَرُسُوْلُکَ اَدْعُوْکَ لِاَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ مِثْلَیْ مَادَعَاکَ بِہٖ اِبْرَاھِیْمُ لِمَکَّۃَ اَدْعُوْکَ اَنْ تُبَارِکَ لَھُمْ فِیْ صَاعِھِمْ اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْمَدِیْنَۃِ کَحُبِّنَا مَکَّۃَ وَاجْعَلْ مَابِھَا مِنْ وَبَاءٍ بِخَمٍ [1]

یعنی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضور اکرم ﷺ مدینہ سے ایک جانب تشریف لے چلے اور میں ہمرکاب چلا تو حضور نے قبلہ کی جانب رخ انور کیا اور دونوں ہاتھ بلند فرمائے یہاں تک کہ میں نے بغل شریف کی سفیدی دیکھی پھر آپ نے دعا فرمائی۔ اے اللہ یقینا حضرت ابراہیم تیرے نبی ہیں اور تیرے خلیل ہیں انہوں نے تجھ سے مکہ والوں کے لیے دعا کی اور میں تیرا نبی اور رسول ہوں۔ میں تجھ سے مدینہ والوں کے لیے دعا کرتا ہوں اے اللہ برکت دے مدینہ والوں کو ان کے مد میں اور ان کے صاع میں اور ان کے قلیل میں اور ان کے کثیر میں اور ان کے پھلوں میں اس سے دوہری برکت دے جو تو نے مکہ والوں کو دی الہی اس طرف سے اور ادھر سے اور اس جگہ سے یہاں تک کہ اشارہ فرمایا زمین کے ہر طرف اے اللہ جو مدینہ والوں سے برائی کا ارادہ کرے تو اس کو تو گھلا دے جیسے پانی میں نمک گھلتا ہے اے اللہ ہمیں مدینہ پیارا کر دے

1۔ فضائل مدینہ للشیخ المفضل الجندی علیہ الرحمہ۔

جیسے مکہ کی ہمیں محبت ہے اور مدینہ کی وبا کو مدینہ سے دور فرمادے اور جو وبا بیماری اس میں ہو اس کو خم میں کر دے۔ اور جندی کی روایت میں ہے او اشد یعنی مدینہ کو مکہ سے زیادہ ہمیں پیارا بنادے۔

حدیث۔ ۵۲

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه ﷺ جَالِساً وَقَبْرٌ يُّحْفَرُ بِالْمَدِيْنَةِ فَاطَّلَعَ رَجُلٌ فِي الْقَبْرِ فَقَالَ بِئْسَ مَضْجَعُ الْمُؤْمِنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰه ﷺ بِئْسَ مَاقُلْتَ فَقَالَ الرَّجُلُ اِنِّي لَمْ اَرِدْ هٰذَا يَارَسُوْلَ اللّٰه اِنَّمَا اَرَدْتُ الْقَتْلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰه فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰه ﷺ لَامِثْلَ لِلْقَتْلِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰه مَاعَلَى الْاَرْضِ بُقْعَةٌ هِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يَّكُوْنَ قَبْرِىْ بِهَا مِنْهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَعْنِيَ الْمَدِيْنَةِ.[1]

یعنی حضور اکرم ﷺ مدینہ میں جلوہ افروز تھے اور ایک قبر کھودی جارہی تھی تو ایک شخص نے قبر میں جھانکا اور کہابری جگہ ہے ایماندار کے لیٹنے کی پس حضور ﷺ نے فرمایابری بات کہی تو نے اس نے عرض کیا یارسول اللہ میں نے اس کا ارادہ نہیں کیا میں نے تو اللہ کے راستے میں جہاد کا ارادہ کیا ہے۔ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا، اللہ کے راستہ میں جہاد کی یہ مثال نہیں ہے زمین پر کوئی بقعہ نہیں جو مجھے زیادہ پسندیدہ ہو اس بات سے کہ اس میں میری قبر ہو (مگر مدینہ منورہ) اس کے سوا تین مرتبہ فرمایا۔

1۔ رواہ امام مالک فی الموطا: باب الشھداء فی سبیل اللہ ۲ / ۱۸ طبع بیروت عن یحیی بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

فائدہ: مدینہ منورہ حضور سیّد الرسل ﷺ کو کس درجہ محبوب وپیارا ہے۔[1]

حدیث۔ ۵۳

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ طَلَعَ لَہٗ اُحُدٌ فَقَالَ ھٰذَا جَبَلٌ یُّحِبُّنَا وَ نُحِبُّہٗ اَللّٰھُمَّ اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ حَرَّمَ مَکَّۃَ وَاَنَا اُحَرِّمُ مَا فِیْھَا بَیْنَ لَابَتَیْھَا.[2]

یعنی رسول اللہ ﷺ کو احد پہاڑ نظر آیا تو ارشاد فرمایا یہ پہاڑ ہمیں دوست رکھتا ہے اور ہم اسے دوست رکھتے ہیں اے اللہ بے شک حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم بنایا اور یقینا میں ان دونوں پہاڑوں کے درمیان کو حرم بناتا ہوں یعنی مدینہ کو۔

حدیث۔ ۵۴

حضور شافع محشر ﷺ فرماتے ہیں:

لَایَخْرُجُ اَحَدٌ مِّنَ الْمَدِیْنَۃِ رَغْبَۃً عَنْھَا اِلاَّ اَبْدَلَ لَھَا اللّٰہُ خَیْراً مِّنْہُ.[3]

یعنی مدینہ منورہ سے کوئی شخص نفرت کرتا نہ نکلے گا مگر اللہ تعالیٰ اس کی جگہ اس سے بہتر کو مدینہ میں بدل دے گا۔

1۔ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ مجدد مائۃ التاسع تنویر الحوالک شرح مؤطا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ میں لکھتے ہیں کہ مدینۃ المنورہ کو مکہ پر فضیلت ہے اور اس حدیث کے کلمات ایک دلیل ہیں اور ایسا ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نظریہ رکھتے تھے۔ (تنویر الحوالک: ۲/ ۱۱۸ احقر نسیم صدیقی غفرلہ)

2۔ رواہ الامام مالک: ۳/ ۸۶ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

3۔ رواہ الامام مالک عن عروۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ومؤطا مع تنویر الحوالک ۳/ ۸۵۔

حدیث۔۵۵

حضور مالک کوثر ﷺ اپنے رب کریم سے دعا کرتے ہیں:

اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْمَدِیْنَۃَ کَحُبِّنَا مَکَّۃَ اَوْ اَشَدَّ وَ صَحِّحْھَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ مُدِّھَا وَصَاعِھَا وَاَنْقُلْ حَمَّاھَا فَاجْعَلْھَا بِالْجُحْفَۃ۔ [1]

یعنی اے اللہ ہمیں مدینہ محبوب کردے جیسے مکہ ہمیں پیارا ہے بلکہ مکہ سے زیادہ اور مدینہ کو دوست فرمادے اور برکت دے ہمارے لیے مدینہ کے مد میں اور اس کے صاع میں اور مدینہ کے بخار کو منتقل کردے جحفہ میں۔

فائدہ: مکہ سے زیادہ مدینہ شریف کو پسند فرماتے ہیں۔ سبحان اللہ وبحمدہ

حدیث۔۵٦

قَالَتْ لَمَّا قُبِضَ النَّبِیُّ ﷺ اِخْتَلِفُوْا فِیْ دَفْنِہٖ فَقَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِنَّہٗ لَیْسَ فِی الْاَرْضِ بُقْعَۃٌ اَکْرَمُ عَلَی اللّٰہِ مِنْ بُقْعَۃٍ قُبِضَ فِیْھَا نَفْسُ نَبِیِّہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی علیہ وعلٰی اٰلہٖ وسلم۔ [2]

یعنی حضرت سیّدتنا صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں جب حضور نبی کریم ﷺ نے وصال فرمایا تو صحابہ نے حضور کے دفن کی جگہ میں اختلاف کیا کہ کہاں دفن ہوں تو حضرت سیّدنا امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا

1۔ رواہ الامام مالک: ۳/ ۸۷ والبخاری: ۱/ ۲۵۳۔۵۵۹ و مسلم کتاب الحج عن سیدتنا ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

2۔ رواہ ابن الجوزی فی الوفاء باحوال المصطفی: ۲/ ۵۵۱ عن سیدتنا ام المومنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

یقیناً اللہ تعالیٰ کو اس بقعہ زمین سے کوئی حصہ پیارا نہیں جس میں اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ نے انتقال فرمایا۔

فائدہ: اس حدیث سے یہ مسئلہ ثابت ہوا کہ وہ بقعہ مبارکہ جو حضور سید المحبوبین ﷺ کی جلوہ گاہ ہے وہ زمین بیت اللہ کعبہ سے بھی افضل ہے۔

حدیث۔۵۷

حضور سیّدنا رؤف ورحیم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

اَللّٰھُمَّ مَنْ اَرَادَنِیْ وَاَھْلَ بَلَدِیْ بِسُوْءٍ فَعَجِّلْ ھَلَاکَہٗ.[1]

اے اللہ جو شخص میرے یا میرے شہر والوں کے ساتھ برائی کا قصد رکھے تو اس کے ہلاک میں جلدی فرما۔

حدیث۔۵۸

حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَیَعُوْدَنَّ الْاَمْرُ کَمَا بَدَاءَ لَیَعُوْدَنَّ کُلُّ اِیْمَانٍ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ کَمَا بَدَاءَ مِنْھَا حَتّٰی یَکُوْنَ کُلُّ اِیْمَانٍ بِالْمَدِیْنَۃِ[2]

یعنی خدا کی قسم یہ دین اسلام مدینہ کی طرف لوٹے گا جیسے مدینہ سے شروع ہوا یہاں تک کہ مدینہ کے سوا کہیں ایمان نہ ہوگا۔

www.ziaetaiba.com

1۔ رواہ ابن زبالۃ عن سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وفاء الوفا للسمھودی: ۱/ ۴۵۔ اعلام الحدیث لخطابی: ۲/ ۹۲۶۔

2۔ رواہ فی المرجانی فی اخبار المدینۃ عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ورواہ الحاکم فی المستدرک: ۴/ ۴۵۴۔ رواہ البزار فی کشف الاستار للھیثمی ۲/ ۵۲۔ رواہ البیھقی فی الدلائل النبوۃ ۶/ ۳۳۰۔۳۳۱۔

فائدہ: مافی الغد کے علم کا ایک مختصر جلوہ ملاحظہ ہو۔فسبحان وبحمدہ

حدیث۔۵۹

حضور شہنشاہ کونین ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

كَيْفَ بِكِ يَا عَائِشَةُ إِذَا رَجَعَ النَّاسُ إِلَى الْمَدِيْنَةِ وَكَانَتْ كَالرُّمَّانَةِ الْمَحْشُوَّةِ قُلْتُ مِنْ أَيْنَ يَأْكُلُوْنَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ أَرْجُلِهِمْ وَيُطْعِمُهُمُ اللّٰهُ مِنْ جَنَّاتِ عَدْنٍ.[1]

یعنی کیا حال ہو گا تمہارا اے عائشہ جب لوگ پھریں گے مدینہ کی طرف اور مدینہ چھلے ہوئے انار کی طرح ہو گا۔ عرض کی یارسول اللہ پھر وہ کہاں سے کھائیں گے۔ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ انہیں کھلائے گا ان کے اوپر اور ان کے نیچے اور جنات عدن سے۔

فائدہ: کیا یہ علوم غیبیہ مافی الغد سے نہیں ہے دیوبندیو! اسی مقدس رسول کو براہین قاطعہ ص ۵۱ پر۔ شیطان سے کم علم والا بتاتے ہو۔ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

حدیث۔۵۹

www.ziaetaiba.com

اس حدیث شریف سے حجاز مقدس میں آباد لوگوں کی آسودگی اور خوشحالی کی خبر حضور انور ﷺ ارشاد فرمارہے ہیں، فقیر کا قیاس ہے کہ "فوقھم اور تحت ارجلھم" یعنی اوپر اور نیچے سے مراد یہ ہے کہ یہاں اونچی عمارات

1۔ رواہ ابن زبالۃ عن سیدتنا عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وفاء الوفا: ا/ ۱۱۹۔

تعمیر ہوں گی اور زائرین اس میں رہیں گے جو آمدنی کا ذریعہ بنیں گے نیز قدموں کے نیچے سے مراد تیل کی دولت ہے اور یہ سب آقائے دوجہاں ﷺ کے فیوضات وبرکات ہیں۔(احقر نسیم صدیقی غفرلہ)

حدیث۔۶۰

حضور رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَدَعَا لِاَهْلِهَا وَاِنِّيْ حَرَّمْتُ الْمَدِيْنَةَ كَمَا حَرَّمَ اِبْرَاهِيْمُ مَكَّةَ وَاِنِّيْ دَعَوْتُ فِيْ صَاعِهَا وَمُدِّهَا بِمِثْلَيْ مَادَعَا بِهٖ اِبْرَاهِيْمُ لِاَهْلِ مَكَّةَ.[1]

یعنی بے شک حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے مکہ کو حرم بنادیا اور مکہ والوں کے لیے دعا فرمائی اور بے شک میں نے مدینہ منورہ کو حرم بنادیا جس طرح انہوں نے مکہ کو حرم بنایا اور میں نے اس کے مد اور صاع (پیمانوں) میں اس سے دونی برکت کی دعا کی جو دعا انہوں نے مکہ والوں کے لیے کی تھی۔

حدیث۔۶۱

حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

اِنِّيْ اُحَرِّمُ مَابَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ اَنْ يُّقْطَعَ عِضَاهُهَا اَوْ يُقْتَلَ صَيْدُهَا.[2]

www.ziaetaiba.com

1۔ رواہ الامام احمد: ۴/ ۴۰ والبخاری: ۱/ ۲۵۱ و مسلم: ۱/ ۴۴۰ عن عبد اللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

2۔ رواہ احمد: ۱/ ۲۹۶ و مسلم: ۱/ ۴۴۰ من سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ و مسند ابی یعلی: ۲/ ۵۸ رقم: ۶۹۹ مصنف ابن ابی شیبہ ۱۴/ ۱۹۸ رقم الحدیث: ۱۸۰۶۹۔

یعنی بے شک میں حرم بناتا ہوں مدینہ کے دونوں پہاڑوں کے درمیان کو کہ اس کی ببولیں نہ کاٹی جائیں اور اس کا شکار نہ مارا جائے۔

حدیث۔ ۶۲

حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم مَا بَیْنَ لَابِتَی الْمَدِیْنَۃِ وَجَعَلَ اِثْنَیْ عَشَرَ مِیْلاً حَوْلَ الْمَدِیْنَۃِ.[1]

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کے دونوں سنگلاخ کے درمیان کو حرم بنادیا اور اس کے گردو پیش کو بارہ میل تک حرم کر دیا۔

حدیث۔ ۶۳

حضور رحمت مجسم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ حَرَّمَ مَکَّۃَ وَاِنِّیْ اُحَرِّمُ مَا بَیْنَ لَابَتَیْھَا.[2]

یعنی یقینا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم کر دیا اور میں مدینہ کے دونوں پتھروں کے درمیان کو حرم بناتا ہوں۔

حدیث۔ ۶۴

حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم شَجَرَھَا اَنْ یُّعْضَدَ اَوْ یُخْبَطَ.[3]

www.ziaetaiba.com

1۔ رواہ احمد: ۲/ ۵۴۴ والبخاری: ۱/ ۲۵۱ و مسلم: ۱/ ۴۴۲ وعبد الرزاق فی مصنفہ: ۹/ ۲۶۰ رقم: ۱۷۱۴۵ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
2۔ رواہ مسلم: ۱/ ۴۴۰ عن رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ والمعجم الکبیر للطبرانی ۴/ ۳۰۵ رقم ۴۳۲۵ ومسند امام احمد: ۴/ ۱۴۱۔
3۔ رواہ ابن جریر عن خبیب بن الھذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

یعنی حضور اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ کے پیڑ کاٹنا یا ان کے پتے جھاڑنا حرام فرمادیا ہے۔

حدیث۔۶۵

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ حَرَّمَ ھٰذَا الْحَرَمَ.[1]

یعنی یقینا حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے اس حرم محترم کو حرم بنادیا۔

حدیث۔۶۶

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ حَرَّمَ مَا بَیْنَ لَابَتَیَ الْمَدِیْنَۃِ.[2]

یعنی بے شک حضور نور مجسم ﷺ نے مدینہ منورہ کو حرم بنادیا۔

حدیث۔۶۷

اِنَّ النَّبِیِّ ﷺ حَرَّمَ کُلَّ دَافِعَۃٍ اَقْبَلَتْ عَلَی الْمَدِیْنَۃِ مِنَ الْعَضَۃِ.[3]

یعنی بے شک حضور نبی کریم ﷺ نے ہر گروہ مردم کو مدینہ منورہ میں حاضر ہو اس کے خاردار درختوں سے ممنوع فرمادیا۔

www.ziaetaiba.com

1۔ رواہ ابوداؤد: ۱/ ۲۸۵ عن سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ الکامل لابن عدی: ۴/ ۱۳۷۷۔

2۔ رواہ مسلم: ۱/ ۴۴۰ عن رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

3۔ رواہ عبدالرزاق فی مصنفہ: ۹/ ۲۶۱ رقم الحدیث: ۱۷۱۴۷ عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث۔۶۸

حضور سیّد ولد آدم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

اَلْخِلَافَۃُ بِالْمَدِیْنَۃِ وَالْمُلْکُ بِالشَّامِ .[1]

یعنی خلافت مدینہ طبہ میں ہوگی اور بادشاہی شام میں ہوگی۔

فائدہ: اس حدیث شریف سے حضور سیّد الرسل ﷺ کے علم مافی الغد (یعنی آئندہ دنوں کی خبر) کا جلوہ ظاہر ہو رہا ہے کہ خلافت راشدہ مدینہ طیبہ میں ہوئی اور اسلامی بادشاہت کی ابتدا شام میں ہوئی اور سب سے پہلے مسلمان بادشاہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوئے۔

حدیث۔۶۹

حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

لَایَکِیْدُ اَھْلَ الْمَدِیْنَۃِ اَحَدٌ اِلاَّ اِنْمَاعَ کَمَا یَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِی الْمَاءِ .[2]

یعنی مدینہ طیبہ کے رہنے والوں سے کوئی شخص مکر نہ کرے گا مگر وہ ہلاک ہو جائے گا جیسے نمک پانی میں ہلاک ہو جاتا ہے۔

1۔ رواہ البخاری فی تاریخہ والحاکم فی المستدرک: ۳/ ۷۱ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

2۔ رواہ البخاری: ۱/ ۲۵۲ و مسلم: ۱/ ۴۴۵ عن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

www.ziaetaiba.com

حدیث۔۷۰

حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

لَا یَدْخُلُ الْمَدِیْنَةَ رُعْبُ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ لَهَا یَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ عَلٰی کُلِّ بَابٍ مَلَکَانِ۔ [1]

یعنی مدینہ طیبہ میں دجال اکبر کا رعب بھی داخل نہ ہو گا اس دن مدینہ کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازہ پر دو فرشتے مقرر ہوں گے۔

فائدہ:

علوم مصطفی میں سے علم مافی الغد کی ایک جھلک دیکھیے اور دیوبندیوں کے پیشوا تھانوی جس نے حفظ الایمان میں حضور کے علم کو بچوں، پاگلوں اور جانوروں کے علم کے برابر لکھا ہے اس سے بیزاری و نفرت کیجیے۔

حدیث۔۷۱

حضور اقدس افرماتے ہیں:

صَیْدَ وَجٍّ وَعِضَاهُهٗ حَرَامٌ مُّحَرَّمٌ لِلّٰهِ۔ [2]

یعنی بے شک وادی وج کے شکار اور اس کی بولیں (کاٹنا) حرام ہیں۔ یہ سب حرام کی گئیں اللہ کے لیے۔

1۔ رواہ البخاری: ۱/ ۲۵۲ عن ابی بکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

2۔ رواہ ابو داود عن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ والضعفاء الکبیر لابی جعفر محمد بن عمرو العقیلی: ۴/ ۹۳۔

حدیث۔ ۷۲

اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَنَظَرَ اِلٰی جِدَرَاتِ الْمَدِیْنَۃِ اَوْضَعَ رَاحِلَتَہٗ وَاِنْ کَانَ عَلٰی دَابَّۃٍ حَرَّکَھَا مِنْ حُبِّھَا.[1]

یعنی حضور نبی کریم ﷺ جب کسی سفر سے واپس تشریف لاتے تو مدینہ طیبہ کی دیواروں کو ملاحظہ فرماتے اور اپنی اونٹنی کو تیز کر دیتے اور اگر کسی اور سواری پر ہوتے تو اسے حرکت دیتے مدینہ طیبہ کی محبت کی وجہ سے۔

حدیث۔ ۷۳

حضرت صالح حضرت سعد کے غلام سے روایت ہے کہ حضرت سعد نے چند غلاموں کو مدینہ طیبہ کے درخت کاٹتے دیکھا تو آپ نے ان کا سامان لے لیا اور ان کے آقاؤں سے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔

یَنْھٰی اَنْ یُّقْطَعَ مِنْ شَجَرِ الْمَدِیْنَۃِ شَیْءٌ وَقَالَ مَنْ قَطَعَ مِنْہُ شَیْئًا فَلِمَنْ اَخَذَہٗ سَلَبُہٗ.[2]

یعنی منع فرمایا ہے حضور نے اس سے کہ مدینہ کے درختوں سے کچھ کاٹا جائے اور ارشاد فرمایا جو شخص ان میں سے کچھ کاٹے تو جو اسے پکڑے تو کاٹنے والے کا سامان اسی کے لیے ہے۔

www.ziaetaiba.com

1۔ رواہ البخاری: ۱/ ۲۵۳ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

2۔ رواہ ابو داود: ۱/ ۲۸۶۔

حدیث۔ ۷۴

حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اٰخِرُ قَرْیَۃٍ مِّنْ قُرَی الْاِسْلَامِ خَرَابًا اَلْمَدِیْنَۃُ.[1]

یعنی اسلامی آبادیوں میں مدینہ طیبہ سب کے آخر میں خراب ہو گا۔

فائدہ: علم مافی الغد کا ظہور ہے۔

حدیث۔ ۷۵

حضور آخر الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لَیْسَ مِنْ بَلَدٍ اِلاَّ سَیَطَؤُہُ الدَّجَّالُ اِلاَّ مَکَّۃَ وَالْمَدِیْنَۃَ لَیْسَ مِنْ لَقَابِھَا لَقَبَ اِلاَّ عَلَیْہِ الْمَلٰئِکَۃُ صَآفِّیْنَ یَحْرُسُوْنَھَا ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِیْنَۃُ بِاَھْلِھَا ثَلٰثَ رَجَفَاتٍ فَیَخْرُجُ اللّٰہُ کُلَّ کَافِرٍ وَّ مُنَافِقٍ.[2]

یعنی ہر شہر میں دجال پہنچے گا سوائے مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ کے اور مدینہ کے راستوں پر فرشتے صف باندھے پہرہ داری کریں گے زلزلہ آئے گا تو مدینہ طیبہ مع اپنے ساکنوں کے لرزے گا تین مرتبہ تو کافر و منافق نکل کر دجال کے ساتھ ہو جائیں گے۔

فائدہ: کیا علم غیب مافی الغد کا جلوہ نہیں ہے اسی عالم غیوب ماکان ومایکون کو دیوبندیوں نے براہین قاطعہ ص ۲۶ پر لکھا کہ رسول اللہ نے اردو زبان

1۔ رواہ الترمذی: ۲/ ۱۷۱ ابواب المناقب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وقال ھذا حدیث حسن غریب۔

2۔ رواہ البخاری: ۱/ ۲۵۳ و مسلم: ۱/ ۴۴۴ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

دیوبند کے مولویوں سے سیکھی معاذ اللہ اردو زبان میں رسول اللہ شاگرد ہیں اور دیوبندی مولوی استاد ہیں۔

حدیث۔۷۶

حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

مَنْ زَارَنِیْ مُتَعَمِّدًا کَانَ فِیْ جِوَارِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَمَنْ سَکَنَ الْمَدِیْنَةَ وَصَبَرَ عَلٰی بَلَآءِ هَا کُنْتُ لَهٗ شَهِیْدًا وَّ شَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ.[1]

یعنی جس نے میری زیارت کی زیارت ہی کے قصد سے تو وہ قیامت کے دن میرے قریب ہو گا اور جو شخص مدینہ میں رہا اور اس کی بلا پر صبر کیا تو میں اس کا گواہ اور شفیع ہوں گا قیامت کے دن۔

حدیث۔۷۷

حضور سیّدنا دافع البلا ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

مَنْ زَارَ قَبْرِیْ حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ.[2]

یعنی جس نے میری قبر کی زیارت کی اسے میری شفاعت حلال ہو گئی۔

فائدہ: شفاعت مصطفی کی ایک جھلک ملاحظہ ہو۔

www.ziaetaiba.com

1۔ رواہ ابو جعفر العقیلی عن رجل من ال الخطاب یعنی من آل حاطب، الضعفاء الکبیر: ۴/ ۳۶۲ و جذب القلوب صفحہ ۲۶ و سنن دار قطنی کتاب الحج رقم: ۱۹۳، جلد ۲/ ۲۷۸۔ الجامع لشعب الایمان للبیھقی: ۸/ ۹۱ رقم: ۳۸۵۶۔

2۔ رواہ البزار، مجمع الزوائد: ۴/ ۲، عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ و جذب القلوب للشیخ عبد الحق صفحہ ۲۰۵۔

حدیث۔۷۸

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔ امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے حضور رسول کریم ﷺ کو سنا اس حال میں کہ حضور والا وادی عقیق میں جلوہ افروز تھے ارشاد فرماتے تھے:

اَتَانِیْ اللَّیْلَۃَ اٰتٍ مِّنْ رَّبِّیْ فَقَالَ صَلِّ فِیْ ھٰذَا الْوَادِی الْمُبَارَکِ وَقُلْ عُمْرَۃٌ فِی روایۃ وَقُلْ عُمْرَۃٌ وَ حَجَّۃٌ.[1]

یعنی آیا میرے پاس آج کی رات آنے والا میرے رب کے پاس سے اور کہا نماز پڑھیے اس مبارک وادی میں اور فرمائیے کہ یہاں نماز پڑھنے میں حج و عمرہ کا ثواب ہے اور ایک روایت میں ہے حج کا ثواب مع عمرہ کے ہے۔

فائدہ: اس حدیث شریف میں پہلی روایت "عمرۃ فی حجۃ" ہے یعنی فی کے ساتھ اور دوسری روایت ہے "عمرۃ وحجۃ" یعنی واؤ کے ساتھ اور فی علم نحو میں مع کے معنی میں مستعمل و شائع ہے اور حدیث شریف سے فی بمعنی مع میں حوالجات تو بہت ہیں یہاں صرف ایک حدیث شریف پیش کرتا ہوں۔ حضور محبوب خدا ﷺ فرماتے ہیں:

یَنْزِلُ عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ اِلَی الْاَرْضِ فَیَتَزَوَّجُ وَ یُوْلَدُ لَہٗ وَیَمْکُثُ خَمْساً وَاَرْبَعِیْنَ سَنَۃً ثُمَّ یَمُوْتُ فَیُدْفَنُ مَعِیَ فِیْ قَبْرِیْ.[2]

1۔ رواہ البخاری: ۱/ ۲۰۷۔۲۰۸ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

2۔ رواہ ابن الجوزی فی کتاب الوفاء باحوال المصطفی ﷺ صفحہ ۸۴۳ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

یعنی حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ الصلاۃ والسلام زمین پر اتریں گے پھر شادی نکاح کریں گے اور ان کے اولاد ہوگی اور ۴۵ برس زمین پر رہیں گے پھر انتقال فرمائیں گے اور میرے ساتھ میری قبر کے پاس دفن ہوں گے۔

فائدہ: دیکھیے فی قبری میں فی بمعنی مع یعنی ساتھ کے ہے اور اس کی مثالیں بکثرت ہیں۔ اور وادی العقیق ایک جگہ ہے ذوالحلیفہ کے قریب مکہ معظّمہ میں سال میں ایک بار حج ہوتا ہے اور ثواب ملتا ہے اور محبوب خدا کے دیار پاک میں روزانہ کتنے کتنے حجوں کا ثواب ملتا ہے۔

حدیث۔۷۹

حضور سیّدنا دافع الوبا ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

مَنْ جَآءَنِیْ زَائِرًا لَا تُعْمِلُهٗ حَاجَةٌ اِلَّا زِیَارَتِیْ کَانَ حَقًّا عَلَیَّ اَنْ اَکُوْنَ لَهٗ شَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ.[1]

یعنی جو شخص میری زیارت کو آیا صرف میری زیارت کے مقصد سے تو مجھ پر حق ہوگیا یہ کہ قیامت کے روز اس کا شفیع ہو جاؤں۔

فائدہ: وہابیوں دیوبندیوں سے پوچھو کہ جب تقویت الایمان و بہشتی زیور کے رو سے حضور کو اللہ نے شفیع نہیں بنایا تو حضور اپنے غلام زائر کی شفاعت اپنے اوپر کیسے فرما رہے ہیں۔ دیوبندیو! غور کرو اور اپنے کفریات سے توبہ کرو۔

1۔ رواہ الطبرانی: المعجم الکبیر: ۱۲ / ۲۹۱، رقم ۱۳۱۴۹ و شفاء السقام صفحہ ۱۶ و جذب القلوب صفحہ ۲۰۵ والدار قطنی: ۲ / ۲۷۸ وغیرھا عن ابن عمر رضی اللہ عنہما۔

حدیث۔۸۰

حضور سیّد نا رؤف و رحیم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

مَنْ زَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ فَكَاَنَّمَا زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ وَمَنْ لَّمْ یَزُرْنِیْ فَقَدْ جَفَانِیْ.[1]

یعنی جس نے میری قبر کی زیارت کی میرے وصال شریف کے بعد تو گویا اس نے میرا دیدار کیا حیات ظاہری میں اور جس نے میری زیارت نہ کی اس نے مجھ پر ظلم کیا۔

حدیث۔۸۱

حضور سیّد کونین ﷺ فرماتے ہیں:

مَنْ حَجَّ اِلٰی مَكَّةِ ثُمَّ قَصَدَنِیْ فِیْ مَسْجِدِیْ كُتِبَتْ لَهٗ حَجَّتَانِ مَبْرُوْرَتَانِ.[2]

یعنی جس نے مکہ کا حج کیا پھر میری زیارت کے قصد سے میری مسجد میں آیا تو اس کے لیے دو حج مبرور لکھے جائیں گے۔

www.ziaetaiba.com

1۔ رواہ ابن عساکر عن سیدنا امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و شفاء السقام ص۳۸ و الصارم المنکی لابی عبد اللہ محمد بن احمد بن عبد الھادی صفحات: ۱۰۰۔۱۰۱۔

2۔ رواہ فی مسند الفردوس عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما الصارم المنکی: صفحہ ۷۹ و جذب القلوب: ۲۰۶۔

حدیث۔ ۸۲

حضرت امیر المومنین سیّدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

مَنْ سَأَلَ لِرَسُوْلِ اللّٰہ ﷺ اَلدَّرَجَۃَ وَالْوَسِیْلَۃَ حَلَّتْ لَہٗ شَفَاعَتُہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَمن زار قَبْرَ رَسُوْلِ اللّٰہ ﷺ کَانَ فِیْ جِوَارِ رَسُوْلَ اللّٰہ ﷺ[1] (أثر علی المرتضی کرم اللہ تعالی وجھہ)

یعنی جس نے رسول اللہ ﷺ کے لیے درجہ اور وسیلہ کی دعا مانگی اسے قیامت کے روز حضور کی شفاعت حلال ہوگئی اور جس نے حضور رسول کریم ﷺ کی قبر کی زیارت کی وہ حضور اقدس ﷺ کے قرب میں ہوگا۔

فائدہ: ملاحظہ ہو، حضرت علی شیر خدا فرماتے ہیں کہ حضور رسول اللہ ﷺ قیامت کے دن شفاعت کریں گے اور یہی اہل سنت کا عقیدہ ہے اور امام الوہابیہ تقویت الایمان میں کہتا ہے جو کسی نبی ولی کو خدا کے یہاں وکیل و سفارشی و شفیع سمجھے وہ ابو جہل کے برابر مشرک ہے۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

حدیث۔ ۸۳

رواہ ابن عساکر مثلہ عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ

یعنی مندرجہ بالا مضمون کی حدیث ۸۲ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے علاوہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے بھی روایت ہے۔ (احقر نسیم صدیقی غفرلہ)

1۔ رواہ ابن عساکر و جذب القلوب: ۲۰۷۔

فائدہ: حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بھی امام الوہابیہ اور اس کی پیروی میں دیوبندیوں کا وہی فتویٰ ہے جو تقویۃ الایمان سے ابھی بیان کیا گیا معاذ اللہ تعالیٰ۔

حدیث۔ ۸۴

حضور سیّد القاہرین علی اعداء رب العالمین ﷺ فرماتے ہیں:

مَن زَارَنِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ فَکَاَنَّمَا زَارَنِیْ وَ اَنَا حَیٌّ وَمَنْ زَارَنِیْ کُنْتُ لَہٗ شَهِيْدًا اَوْ شَفِيْعًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ[1]

یعنی جس نے میری قبر کی زیارت کی میرے بعد وصال تو گویا اس نے میری زیارت کی حالت حیات ظاہری میں اور جس نے مجھے دیکھا تو قیامت کے روز میں اس کا گواہ اور شفیع ہوں گا۔

حدیث۔ ۸۵

حضور سیّد اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

مَنْ زَارَنِیْ فِیْ مَمَاتِیْ کَمَنْ کَانَ زَارَنِیْ فِیْ حَيَاتِیْ وَمَنْ زَارَنِیْ حَتّٰی يَنْتَهِیَ اِلٰی قَبْرِیْ کُنْتُ لَہٗ شَهِيْدًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ اَوْقَالَ شَفِيْعًا.[2]

www.ziaetaiba.com

1۔ رواہ ابو فتح سعید بن محمد بن اسماعیل الیعقوبی من طریق خالد بن یزید العمری من جزء لہ فیہ فوائد مشتملۃ علی بعض شمائل سیدنا رسول اللہ ﷺ وآثارہ، وماورد فی فل زیارتہ و درجۃ زوارہ۔ شفاء السقام صفحہ ۳۴۔۳۵ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

2۔ رواہ ابو جعفر العقیلی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ وفی الضعفاء الکبیر ۳/ ۴۵۷۔

یعنی جس نے میری زیارت کی میرے وصال شریف کی حالت میں ہو مثل اس کے ہے جس نے حالت ظاہری میں میرا دیدار کیا اور جس نے میری زیارت کی میرے مزار شریف تک پہنچ کر تو قیامت کے روز میں اس کا گواہ اور شفیع ہوں گا۔

حدیث۔۸۶

حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

مَنْ زَارَنِیْ مَیِّتًا فَکَاَنَّمَا زَارَنِیْ حَیًّا وَمَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَمَا مِنْ اَحَدٍ مِنْ اُمَّتِیْ لَهٗ سِعَةٌ ثُمَّ لَمْ یَزُرْنِیْ فَلَیْسَ لَهٗ عُذْرٌ.[1]

جس نے میری زیارت کی حالت وصال میں تو گویا اس نے دیکھا مجھے حالت حیات میں اور جس نے میری قبر کی زیارت کی قیامت کے دن اسے میری شفاعت واجب ہوگئی اور جس میرے امتی کو وسعت تھی پھر اس نے میری زیارت نہ کی تو اسے کوئی عذر نہیں ہے۔

فائدہ: ان تینوں حدیثوں نمبر ۸۵، ۸۴ و ۸۶ میں حضور اقدس ﷺ کا شافع محشر ہونا ظاہر ہے اور حدیثیں بھی اس مضمون کی گزریں مگر وہابی اور دیوبندی اب تک یہی کہتا ہے کہ سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ گو کہ اس کو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے سو ابو جہل اور وہ شرک میں برابر ہے تقویۃ الایمان ص ۸ اس ناپاک عبارت سے یہ معلوم ہوا کہ معاذ اللہ حضور

1۔ رواہ ابن النجار فی الدرۃ الثمنیہ: ۲۲۱ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ وجذب القلوب: ۲۰۷۔

www.ziaetaiba.com

رسول اللہ ﷺ نے شرک کو مٹایا نہیں بلکہ سکھایا اور شرک پھیلایا استغفر اللہ

حدیث۔۸۷

حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

مَنْ زَارَنِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ فَکَاَنَّمَا زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ وَمَنْ مَاتَ بِاَحَدِ الْحَرَمَیْنِ بُعِثَ مِنَ الْاٰمِنِیْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔ [1]

یعنی جس نے میری زیارت کی میرے وصال کے بعد تو گویا اس نے میرا دیدار کیا میری حیات ظاہری میں اور جو ان دونوں حرموں میں سے کسی حرم میں مرا تو قیامت کے روز امن پانے والوں میں اٹھے گا۔

فائدہ: ملاحظہ ہو روز قیامت کے حالات کی خبریں بیان فرما رہے ہیں۔ دیوبندیو کیا یہ علوم ما فی الغد میں ہے یہ تو حضور سیّد الرسل ﷺ کو حاصل ہے۔

سبحان اللہ وبحمدہ

حدیث۔۸۸

حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

مَنْ جَاءَنِیْ زَائِرًا کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ اَنْ اَکُوْنَ لَہٗ شَفِیْعًا یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔ [2]

1۔ رواہ الدار قطنی: ۲/ ۲۷۸ عن رجل من ال حاطب عن حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

2۔ رواہ ابن المقری فی معجمہ عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما وصحح الحافظ ابن سکین۔

یعنی جو شخص آیا میری زیارت کرنے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ پر حق ہے یہ کہ میں اس کا شفیع ہوں قیامت کے دن۔

حدیث۔۸۹

حضور سیّدنا صفوۃ ﷺ فرماتے ہیں:

مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ وَفَاتِیْ کَانَ کَمَنْ زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ.[1]

یعنی جس نے حج کیا پھر میری قبر کی زیارت کی میرے وصال کے بعد تو وہ مثل اس شخص کے ہے جس نے میری زیارت کی میری حیات ظاہری میں۔

حدیث۔۹۰

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں حضور اقدس ﷺ کی بارگاہ عالی میں حاضر ہوا اور عرض کی:

یَارَسُوْلَ اللّٰہ اَیُّ الْمَسْجِدِ الَّذِیْ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی قَالَ فَاَخَذَ کَفًّا مِّنْ حَصًی فَضَرَبَ بِہٖ الْاَرْضَ ثُمَّ قَالَ ھُوَ مَسْجِدُکُمْ ھٰذَا الْمَسْجِدِ الْمَدِیْنَۃِ.[2]

1۔ رواہ الطبرانی: ۱۲/ ۴۰۶رقم: ۱۳۴۹۷والدار قطنی: ۲/ ۲۷۸عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما وسنن کبری بیھقی: ۵/ ۲۴۶وشعب الایمان: ۸/ ۹۲والکامل: ۲/ ۷۹۰۔

2۔ رواہ مسلم: ۱/ ۴۴۷ عن ابی سعید ن الخذری رضی اللہ عنہ و روی الامام احمد: ۳/ ۳۷۷ والترمذی: ۲/ ۶۰۹ابواب التفسیر عنہ اختلف رجلان علی عھد النبی ﷺ تفسیر ابن جریر ۱۴/ ۴۷۷فی المسجد الذی اسس علی التقوی فقال احدھما ھو مسجد النبی فسالا عن ذلک فقال ھو ھذا و النسائی: ۱/ ۸۱والمستدرک: ۲/ ۳۳۶۔

یعنی یارسول اللہ کون سی مسجد ہے جس کی بنیاد تقوی پر ہیز گاری پر رکھی گئی ہے۔ کہتے ہیں پھر حضور والا نے ایک مٹھی کنکریاں لے کر زمین پر پھینکیں اس کے بعد ارشاد فرمایا وہ تمہاری یہ مسجد ہے۔ مسجد مدینہ کے لیے۔

حدیث۔۹۱

حضرت ارقم ابن ابی الارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو بدری صحابی ہیں فرماتے ہیں۔ میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں رخصت کے لیے حاضر ہوا کیوں کہ میں بیت المقدس جانا چاہتا تھا۔ حضور والا نے ارشاد فرمایا۔

وَمَا یُخْرِجُکَ اِلَیْہِ اَفِیْ تِجَارَۃٍ قُلْتُ لَا وَلٰکِنِّیْ اُصَلِّیْ فِیْہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللہ ﷺ صَلَاۃٌ ھٰھُنَا خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ صَلَاۃٍ ثُمَّ

یعنی کیوں بیت المقدس جا رہے ہو کیا تجارت کے سلسلہ میں میں نے عرض کی نہیں لیکن وہاں میری کچھ زمین ہے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک نماز یہاں بہتر ہے وہاں کی ہزار نمازوں سے۔[1] مکتبہ نبویہ لاہور میں اور ابو نعیم نے معرفۃ الصحابہ: ۲/۳۸۲ میں عن الارقم بن ابی الارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ یوں لکھا ہے کہ حضرت ارقم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان یارسول اللہ! میں بیت المقدس میں نماز پڑھنا چاہتا ہوں تو حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا میری اس مسجد کی ایک نماز مسجد اقصی کی ہزار نمازوں سے بہتر ہے۔

1۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر: ۱/ ۲۸۵ رقم: ۹۰۸ ورواہ الحاکم فی المستدرک: ۳ /۵۰۴ وابن الاثیر فی اسد الغابہ: ۱/ ۸۳۔

نوٹ: یہ واضح رہے کہ مسجد اقصی میں ایک نماز کا ثواب پچاس ہزار کے برابر ہے اس اعتبار سے حاصل ثواب کا فارمولا یوں بنتا ہے ۱۰۰۰ x ۵۰۰۰۰ یعنی ۵۰۰۰۰۰۰۰ مسجد نبوی شریف میں پانچ کروڑ کا ثواب ہوا۔ واللہ ورسولہ اعلم احقر نسیم صدیقی غفرلہ

حدیث۔ ۹۲

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص حضور والا سے رخصت ہونے حاضر ہوئے تو ارشاد فرمایا کہاں کا ارادہ کیا۔ عرض کی بیت المقدس کا۔

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ صَلاۃٌ فِیْ مَسْجِدِیْ اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلَاۃٍ فِیْ غَیْرِہٖ اِلاَّ الْمَسْجِدُ الْحَرَام [1]

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میری مسجد میں ایک نماز دوسری مسجدوں کی ہزار نمازوں سے زیادہ فضیلت والی ہے سوائے مسجد حرام کے۔

فائدہ: یہ دونوں مبارک حدیثیں اس مسئلہ میں نص ہیں کہ مسجد نبوی کی ایک نماز مسجد اقصی کی ہزار نمازوں سے زیادہ فضیلت والی ہے۔ فالحمد للہ رب العلمین۔

حدیث۔ ۹۳

حضور رحمۃ للعلمین ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

مَنْ صَلّٰی فِیْ مَسْجِدِیْ اَرْبَعِیْنَ صَلاۃً لَاتَفُوْتُہٗ صَلاۃٌ کُتِبَتْ لَہٗ بَرَاۗءَۃٌ مِّنَ النَّارِ وَنَجَاۃٌ مِّنَ الْعَذَابِ وَبَرِیٌٔ مِنَ النِّفَاقِ۔ [2]

1۔ رواہ البزار کشف الاستار: ۱/ ۲۱۵ عن ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ و مسند امام احمد: ۳/ ۴۹۴۔
2۔ رواہ الامام احمد: ۳/ ۱۲۸ والطبرانی ورجالہ ثقات عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یعنی جس نے میری مسجد میں چالیس نمازیں پڑھیں کہ کوئی نماز اس سے فوت نہ ہوئی تو لکھی جائے گی اس کے لیے آزادی جہنم سے اور نجات عذاب سے اور حفاظت نفاق سے۔

نوٹ: یہ واضح رہے کہ اس حدیث شریف میں باجماعت نماز کی ہدایت نہیں فرمائی گئی ہے (احقر نسیم صدیقی)

حدیث۔ ۹۴

حضور سیّدنا دافع القحط والمرض والالم ﷺ فرماتے ہیں:

مِنْ حِیْنٍ یَخْرُجُ اَحَدُکُمْ مِنْ مَّنْزِلِهٖ اِلٰی مَسْجِدِیْ فَرِجْلٌ تَکْتُبُ حَسَنَةً وَرِجْلٌ تُحَطَّ عَنْهُ خَطِیْئَةٌ[1]

یعنی جس وقت سے تم میں سے کوئی شخص اپنے گھر سے میری مسجد کی طرف چلتا ہے تو ایک پیر اٹھانے پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک پیر اٹھانے پر ایک گناہ مٹایا جاتا ہے۔

اسی مضمون کی کچھ مختلف حدیث نسائی جلد اول صفحہ ۸۲ پر ہے ار مستدرک اول صفحہ ۲۱۷ پر بھی ہے۔(احقر نسیم صدیقی)

1۔رواہ ابن حبان فی صحیحہ: ۳/ ۷۲۔۷۳ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و فضائل المدینہ المنورہ لدکتور خلیل ابراہیم ملّا خاطر: ۲/ ۲۲۷۔

حدیث۔۹۵

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مَنْ دَخَلَ مَسْجِدِیْ هٰذَا یَتَعَلَّمُ فِیْهِ خَیْراً اَوْلِیُعَلِّمُهٗ کَانَ بِمَنْزِلَةِ الْمُجَاهِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰه.[1]

یعنی جو شخص میری اس مسجد میں آیا کوئی بھلائی سیکھنے کے لیے یا کسی کو سکھانے کے لیے وہ شخص بمنزلہ مجاہد فی سبیل اللہ کے ہو گا۔

حدیث۔۹۶

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مَنْ دَخَلَ مَسْجِدِیْ هٰذَا لِصَلاةٍ اَوْلِذِكْرِ اللّٰه تَعَالٰی اَوْ یَتَعَلَّمُ خَیْراً اَوْ یُعَلِّمُهٗ کَانَ بِمُنْزِلَةِ الْمُجَاهِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰه تَعَالٰی وَلَمْ یُجْعَلْ ذٰلِکَ لِمَسْجِدٍ غَیْرَهٗ.[2]

یعنی جو میری اس مسجد میں آیا نماز یا ذکر الٰہی کے لیے یا کوئی بھلائی سیکھنے یا کسی کو سکھانے کے لیے تو ہو گا وہ بمنزلہ اس شخص کے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا ہے اور نہیں ہو گی یہ فضیلت کسی دوسری مسجد میں۔

1۔ رواہ یحیی عن سھل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجمع الزوائد: ۱/ ۱۲۳ وا لمعجم الکبیر: ۶/ ۲۱۵ رقم: ۵۹۱۱ وحلیۃ الاولیاء: ۳/ ۲۵۴۔

2۔ رواہ یحیی عن زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ الحجج المبینۃ للسیوطی صفحہ ۵۴۔

فائدہ: یہ دونوں مقدس حدیثیں بھی اس بارے میں نص ہیں کہ مسجد اقصی سے مسجد نبوی میں فضیلت زیادہ ہے اور مسجد نبوی میں جو ثواب و فضیلت ہے مسجد اقصی بیت المقدس میں وہ ہرگز نہیں ہے۔ہاں دنیا کی اور مسجدوں سے بیت المقدس میں زیادہ فضیلت ہے۔ والحمد علی ذلك

حدیث۔۹۷

حضور سیّد العالمین ﷺ فرماتے ہیں:

مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَ مِنْبَرِیْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّةِ وَ مِنْبَرِیْ عَلٰی حَوْضِیْ.[1]

یعنی میرے کاشانہ اقدس اور میرے منبر کے درمیان ایک کیاری ہے جنت کی کیاریوں میں سے اور میرا منبر میرے حوض کوثر پر ہے۔

حدیث۔۹۸

حضور خیر الرسل ﷺ فرماتے ہیں:

مَا بَیْنَ قَبْرِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّةِ.[2]

یعنی میری قبر شریف اور میرے منبر کے درمیان جنت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے۔

1۔رواہ البخاری: ۱/ ۲۵۳ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

2۔رواہ البخاری: ۱/ ۲۵۳ و مسلم: ۱/ ۴۴۶ عن ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما۔

حدیث۔۹۹

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مِنْبَرِیْ عَلٰی تُرْعَةٍ مِّنْ تُرَعِ الْجَنَّةِ وَمَا بَیْنَ الْمِنْبَرِ وَ بَیْتِ عَائِشَةَ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّةِ.[1]

یعنی میرا منبر جنت کے سبزہ زاروں میں سے ایک سبزہ زار پر ہے اور منبر اور (حضرت) عائشہ کے گھر کے درمیان ایک کیاری ہے جنت کی کیاریوں میں سے۔

نوٹ: مندرجہ بالا مضمون کی مختلف کلمات سے دیگر احادیث کے لیے رجوع کیجیے،

مصنف ابن ابی شیبہ: ۱۱/ ۷۸۴ و سنن الکبریٰ: ۵/ ۲۴۷ و المعجم الکبیر: ۶/ ۷۴ و مجمع الزوائد: ۴/ ۹ و مسند امام احمد: ۶/ ۴۵۹ عمدۃ القاری: ۷/ ۲۶۱۔ (احقر نسیم احمد صدیقی غفرلہ)

حدیث۔۱۰۰

حضور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَ مُصَلَّایَ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّةِ.[2]

یعنی میرے کاشانہ اقدس اور میرے مصلے کے درمیان جنت کی کیاریوں میں ایک کیاری ہے۔

www.ziaetaiba.com

1۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط: (۱/ ق ۱۷۷/ أ قلمی مخطوطہ بحوالہ الاحادیث الواردہ فی فضائل المدینہ: ۴۶۸ عن ابی سعید ن الخذری رضی اللہ عنہ۔

2۔ رواہ یحیٰ و ابو طاہر بن الخلص فی انتقائہ عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ المعجم الکبیر: ۱/ ۱۱۰ ار قم: ۳۳۲ و معرفۃ الصحابہ: ۱/ ۱۲۱ ار قم: ۵۴۳۔

حدیث۔ ۱۰۱

حضور سیّدنا رسول الکل ﷺ فرماتے ہیں:

مَنْ حَلَفَ عِنْدَ مِنْبَرِی ھٰذَا یَمِیْنٍ کَاذِبَۃٍ اِسْتَحَلَّ بِھَا مَالَ امْرَئٍ مُسْلِمٍ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ مِنْہُ صَرْفاً وَّلَا عَدْلًا.[1]

یعنی جس نے میرے اس منبر کے پاس جھوٹی قسم کھائی کسی مسلمان کا مال حلال کرنے کے لیے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی اور سب فرشتوں کی اور انسانوں کی سب کی لعنت ہے اللہ تعالیٰ نہ اس کا فرض قبول کرے گا نہ نفل۔

حدیث۔ ۱۰۲

حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

اَنَا خَاتَمُ الْاَنْبِیَآءِ وَ مَسْجِدِیْ خَاتَمُ مَسَاجِدِ الْاَنْبِیَاءِ اَحَقُّ اَنْ یُزَارَ وَتُرْکَبُ (وَتُشَدَّ فی الروایۃ الثانی) اِلَیْہِ الرَّوَاحِلُ.[2]

1۔ رواہ النسائی برجال ثقات تحفۃ الاشراف: ۲/ ۸ والکنی والاسماء للدولابی: ۱۲/ ۱۳ ومجمع الزوائد: ۳/ ۳۰۷ عن جابر رضی اللہ عنہ۔

2۔ رواہ ابن الجوزی فی مثیر العزم الساکن (مخطوطہ: ۲/ ق ۱۲۲/ أ بحوالہ: الاحادیث الواردہ فی فضائل المدینہ للدکتور صالح بن حامد بن سعید الرفاعی صفحہ ۳۹۶ مطبوعہ مدینۃ المنورہ رواہ ابو بکر البزار فی کشف الاستار: ۲/ ۵۶۔ محمد بن اسحق الفاکھی فی اخبار مکہ: ۲/ ۹۴۔ محمد بن احمد المطری التعریف بما آنست الھجرۃ صفحہ ۱۹۔ امام طحاوی شرح معانی الاثار: ۳/ ۱۲۶ عن سیدتنا ام المومنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

www.ziaetaiba.com

یعنی میں پچھلا نبی ہوں اور میری مسجد انبیاء کی مسجدوں میں آخری مسجد ہے زیادہ حق رکھتی ہے اس کا کہ اس کی زیارت کی جائے اور اس کی طرف سواریاں چلائی جائیں۔

حدیث۔۱۰۳

حضرت سیّدتنا ام المومنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا ارشاد فرماتے ہیں۔

صَلاَةٌ فِيْهِ اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلاَةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مَنَ الْمَسَاجِدِ اِلاَّ مَسْجِدَ الْكَعْبَةِ.[1]

یعنی ایک نماز اس مسجد نبوی میں زیادہ فضیلت والی ہے ہزار نمازوں سے اس کے سوا دوسری تمام مسجدوں میں ادا کی ہوئی نمازوں سے سوا مسجد کعبہ کے۔

حدیث۔۱۰۴

حضور قائد الغرا لمحجلین ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

لاَيَحْلِفُ اَحَدٌ عِنْدَ مِنْبَرِیْ هٰذَا عَلٰى يَمِيْنٍ آثِمَةٍ وَّلَوْ عَلٰى سِوَاكٍ اَخْضَرَ اِلاَّ تَبَوَّأَ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ اَوْ وَجَبَتْ لَهٗ.[2]

یعنی کوئی شخص میرے اس منبر کے قریب جھوٹی قسم نہیں کھائے گا اگرچہ ایک ہری مسواک پر ہو مگر وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنائے گا یا جہنم اس کے لئے واجب ہو گئی۔

1۔رواہ مسلم: ۱/ ۴۴۶ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ مصنف ابن ابی شیبہ: ۲/ ۳۷۱۔

2۔رواہ ابوداود کتاب الایمان والنذور باب ماجاء فی تعظیم الیمین عند منبر النبی ﷺ ابن حبان: ۶/ ۲۸۰ رقم الحدیث: ۴۳ والحاکم المستدرک: ۴/ ۲۹۶ وصححاہ عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث۔۱۰۵

حضور سیّد خلق اللہ علی الاطلاق ﷺ کسی سفر سے تشریف لاتے تو مدینہ طیبہ کی طرف متوجہ ہوتے اور سیر فرماتے آہستہ کامل سیر اور دعاء فرماتے:

اَللّٰھُمَّ اَجْعَلْ لَنَا بِھَا قَرَارًا وَّرِزْقاً حَسَنًا.[1]

یعنی اے اللہ کر دے ہمارے لیے مدینہ میں سکون اور اچھا رزق۔ اور دوسری روایت میں ہے۔

حدیث۔۱۰۶

طَرَحَ رِدَائَہٗ عَنْ مَنْکَبَیْہِ وَقَالَ ھٰذِہٖ اَرْوَاحُ طَیِّبَۃٌ.[2]

یعنی چادر مبارک دوش اقدس سے گرادیتے اور فرماتے یہ ہیں مدینہ طیبہ کی پیاری پیاری ہوائیں۔

حدیث۔۱۰۷

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور اقدس ﷺ سے سنا ارشاد فرماتے تھے:

اَلْمَدِیْنَۃِ خَیْرٌ لَّھُمْ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ.[3]

یعنی مدینہ منورہ ان لوگوں کے لیے بہتر ہے اگر جانتے ہوں۔

1۔ رواہ الحاملی فی الدعاء ووفاء الوفا: ۱/ ۵۳۔

2۔ وفاء الوفا: ۱/ ۵۳

3۔ رواہ مسلم عن ابوسفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ: ۱/ ۴۴۵۔

حدیث۔۱۰۸

حضور سیّد نا رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

اَلْمَدِیْنَۃِ خَیْرٌ لَّھُمْ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ۔[1]

حدیث۔۱۰۹

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں میں نے حضور اکرم ﷺ سے سنا ارشاد فرماتے ہیں۔

لَایَصْبِرُ عَلٰی لَاوَائِھَا وَشِدَّتِھَا اَحَدٌ اِلاَّ کُنْتُ لَہٗ شَفِیْعًا وَّشَھِیْدًا یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔[2]

یعنی کوئی شخص مدینہ کی سختی وتکلیف پر صبر نہیں کرے گا مگر میں اس کا شفیع اور گواہ ہوں گا قیامت کے روز۔

حدیث۔۱۱۰

حضور سیّد المرسلین ﷺ فرماتے ہیں:

اِنَّ قَوَائِمَ مِنْبَرِیْ ھٰذَا رَوَاتِبُ فِی الْجَنَّۃِ۔[3]

یعنی بے شک میرے اس منبر کے پائے جنت میں قائم ہیں۔

www.ziaetaiba.com

1۔ رواہ الامام مالک عن سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مؤطا امام مالک مع شرح تنویر الحوالک للسیوطی: ۳/ ۸۵ و مسند امام احمد: ۱/ ۲۹۶ عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ۔

2۔ مؤطا امام مالک: ۳/ ۸۳۔

3۔ رواہ النسائی: ۱/ ۸۱ فی الکتاب المساجد باب فضل مسجد النبی ﷺ عن ام المومنین ام سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا و مصنف عبد الرزاق: ۳/ ۱۸۲ و مسند الحمیدی: ۱/ ۱۳۹ و مسند ابی یعلی: ۱۲/ ۴۰۹۔

حدیث۔۱۱۱

حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

مَنْ خَرَجَ حَتّٰی یَأْتِیَ ھٰذَا الْمَسْجِدَ مَسْجِدَ قُبَاءَ فَیُصَلِّیَ فِیْہِ کَانَ لَہٗ کَعَدْلِ عُمْرَۃٍ.[1]

یعنی جو گھر سے نکلا یہاں تک کہ اس مسجد، مسجد قبا میں آیا اور نماز پڑھی تو اس کے لیے ثواب عمرہ کے برابر ہے۔

حدیث۔۱۱۲

حضور رؤف ورحیم ﷺ فرماتے ہیں:

اَلصَّلَاۃُ فِیْ مَسْجِدِ قُبَاءَ کَعُمْرَۃٍ.[2]

یعنی ایک نماز مسجد قبا میں عمرہ کے مثل ہے۔

حدیث۔۱۱۳

حضور افضل المرسلین ﷺ فرماتے ہیں۔

یَبْعَثُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ ھٰذِہِ الْبَقِیْعَۃِ وَمِنْ ھٰذَا الْحَرَامِ سَبْعِیْنَ اَلْفًا یَّدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ بِغَیْرِ حِسَابٍ یَشْفَعُ کُلُّ وَاحِدٍ مِنْھُمْ

1۔ رواہ النسائی کتاب المساجد: ۱/ ۸۱ عن سھل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ و البخاری فی تاریخ الکبیر: ۱/ ۹۶ والتمہید لابن عبد البر: ۱۳/ ۲۶۵ والطبرانی الکبیر: ۶/ ۹۰۔۹۱

2۔ رواہ الترمذی کتاب الصلوۃ باب ماجاء فی الصلوۃ فی مسجد قبا جلد اول و امام بخاری فی التاریخ الکبیر: ۲/ ۷ و امام بغوی شرح السنہ: ۲/ ۳۴۴ عن اسد بن ظھیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

فِیْ سَبْعِیْنَ اَلْفاً وُجُوْھُھُمْ کَالْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ.[1]

یعنی اللہ تعالیٰ روز قیامت اس بقیع اور اس حرم سے ستر ہزار شخص ایسے اٹھائے گا کہ بے حساب جنت میں جائیں گے اور ان میں ہر ایک ستر ہزار کی شفاعت کرے گا ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گے۔

حدیث۔۱۱۴

حضور اقدس ﷺ جب مکہ معظمہ میں جلوہ افروز ہوتے تو اپنے رؤف و رحیم رب تبارک و تعالیٰ سے یہ دعا کرتے:

اَللّٰھُمَّ لاَتَجْعَلْ مَنَایَانَا بِمَکَّۃَ حَتّٰی تُخْرِجَنَا مِنْھَا.[2]

یعنی اے اللہ مکہ میں ہماری موت نہ کرنا تا کہ نکالے تو ہمیں (قیامت کے روز) مکہ سے۔

حدیث۔۱۱۵

حضور سیّدنا صفوۃ اللہ ﷺ نے مکہ معظّمہ سے مدینہ باسکینہ کو ہجرت فرماتے وقت اپنے رب کریم جل جلالہ و عم نوالہ سے دعا فرمائی:

www.ziaetaiba.com

1۔ رواہ فی مسند الفردوس:۵/ ۲۶۰ و مسند طیالسی ص ۲۲۷ منحۃ المعبود: ۲/ ۲۰۶ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ و کتاب الثقات لابن حبان: ۱/ ۲۶۹ و المعجم الکبیر: ۲۵/ ۱۸۱ و المستدرک: ۴/ ۶۸ و فتح الباری: ۱۱/ ۴۱۳۔

2۔ رواہ الامام احمد: ۲/ ۱۰۲ برجال صحیح و الجوہر المنظم فی زیارۃ القبر الشریف النبوی المکرم ترجمہ علامہ محمد عباس رضوی صفحہ ۲۶۴۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ اَخْرَجْتَنِیْ مِنْ اَحَبِّ الْبُقَاعِ اِلَیَّ فَاَسْکِنِّیْ فِیْ اَحَبَّ الْبَقَاعِ اِلَیْکَ. [1]

یعنی اے اللہ بے شک تو نے ہجرت کرائی مجھے میری محبوب ترین جگہ سے تو ساکن کر تو مجھے اس بقعہ میں جو تجھے سب سے زیادہ پسندیدہ ہو۔

فائدہ: اس حدیث شریف سے مدینہ منورہ کی عزت و عظمت کس درجہ ظاہر و باہر ہے کہ ارشاد فرماتے ہیں مکہ معظّمہ مجھ کو سب شہروں سے زیادہ محبوب و پیارا ہے اور تیرے حکم سے مکہ کی سکونت چھوڑ رہا ہوں تو ایسے شہر میں مجھے سکونت عطا فرما جو سب شہروں سے تجھ کو محبوب و پسندیدہ ہو معلوم ہوا کہ مدینہ منورہ اللہ تعالیٰ کو تمام شہروں سے زیادہ پیارا پسندیدہ محبوب اور مرغوب ہے۔ فالحمد للہ رب العلمین

نوٹ: مندرجہ حوالہ کتاب "شرف المصطفی" جو محدث ابو سعد عبد الملک بن محمد نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف لطیف ہے جو بصورت مخطوطہ محفوظ ہے۔ تاریخ التراث العربی کے مطابق یہ مخطوطہ حجاز مقدس، مصر اور عراق میں محفوظ ہے۔

حدیث۔۱۱۶

حضور سیّد الرسل ﷺ فرماتے ہیں۔

اَلْمَسْجِدُ الَّذِیْ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی مِنْ اَوَّلِ یَوْمٍ مَسْجِدُ قُبَاءَ [2]

1۔ رواہ الحاکم فی مستدرکہ عن الصحیحین: ۳/ ۳ ورواہ ابو سعد عبد الملک بن محمد نیشاپوری فی (شرف المصطفی ﷺ) ذکرہ السخاوی فی المقاصد الحسنۃ حدیث رقم: ۱۷۰۔

2۔ رواہ الامام احمد: ۵/ ۱۳۵ عن سھل بن سعد و عن ابی بن کعب ووفاء الوفاء: ۳/ ۷۹۹۔۸۰۰۔

یعنی وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے دن سے تقوے پر رکھی گئی وہ مسجد قبا ہے۔

حدیث۔۱۱۷

رَمَضَانُ بِالْمَدِيْنَةِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ رَمَضَانَ فِيْمَا سِوَاهَا من الْبُلْدَانِ وَ جُمْعَةٌ بِالْمَدِيْنَةِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ جُمْعَةٍ فِيْمَا سِوَاهَا مِنَ الْبُلْدَانِ[1]

یعنی رمضان جو مدینہ طیبہ میں گزار جائے اس کی فضیلت اور ثواب دوسرے شہروں کے رمضان کی فضیلت اور ثواب سے ہزار گنا زیادہ افضل ہے اور مدینہ شریفہ کا ایک جمعہ اپنی فضیلت اور ثواب میں کل شہروں قریوں کے جمعوں کی فضیلت اور ثواب سے ہزار گنا زیادہ افضل ہے۔

فائدہ: حدیث پاک سے مدینہ باسکینہ کی عظمت کو دیکھیے جس میں کسی مسجد کا استثنا نہ فرمایا فسبحان اللہ وبحمدہ

حدیث۔۱۱۸

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

غُبَارُ الْمَدِيْنَةِ يُطْفِئُ الْجُذَامِ.[2]

یعنی مدینہ منورہ کی خاک پاک جذام کو دور کر دیتی ہے۔

1۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر: ۱/ ۳۵۹، رقم: ۱۱۴۴ عن بلال بن الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

2۔ رواہ ابن زبالۃ عن محمد بن سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وروی ابن النجار و ابن الجوزی فی الوفاء الوفاء: ۱/ ۶۸ غبار المدینۃ شفاء من الجزام و فیض القدیر شرح جامع الصغیر: ۴/ ۴۰۰ و کنز العمال: ۱۲/ ۲۳۶۔

حدیث۔۱۱۹

حضور سیدنا مخزن اسرار اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

اِنَّ الشَّیْطٰنَ قَدْ یَئِسَ اَنْ یَّعْبُدَہُ الْمُصَلُّوْنَ فِیْ جَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ وَلٰکِنْ فِی التَّحْرِیْشِ بَیْنَھُمْ.[1]

یعنی بے شک شیطان اس سے ناامید ہو گیا ہے کہ جزیرہ عرب کے نمازی اسے پوجیں ہاں ان میں جھگڑے اٹھانے کی طمع رکھتا ہے۔

حدیث۔۱۲۰

حضور سیّدنا معدن انوار اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

اِنَّ الشَّیْطٰنَ قَدْ یَئِسَ اَنْ تُعْبَدَ لْاَصْنَامُ فِیْ اَرْضِ الْعَرَبِ وَلٰکِنَّہٗ سَیَرْضٰی بِدُوْنَ ذٰلِکَ مِنْکُمْ بِالْمُنْکَرَاتِ بِالْمُحَقَّرَاتِ.[2]

یعنی شیطان یہ امید نہیں رکھتا کہ اب زمین عرب میں بت پوجے جائیں مگر وہ اس سے کم درجاہ گناہ تم سے کرا دینے کو غنیمت جانے گا جو حقیر و آسان سمجھے جاتے ہیں۔

www.ziaetaiba.com

1۔ رواہ الامام احمد: ۴/ ۲۵۳۔۳۲۲و مسلم والترمذی عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

2۔رواہ ابو یعلی: ۹/ ۵۷رقم الحدیث ۵۱۲۲ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ واصلہ عنہ عند احمد والطبرانی الاوسط: ۱/ ۳۴۲بسند حسن۔

حدیث۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲

حضور سیّد ناسر اللہ المخزون ﷺ فرماتے ہیں:

اِنَّ الشَّیْطٰنَ قَدْ یَئِسَ اَنْ یُّعْبَدَ فِیْ جَزِیْرَتِکُمْ ھٰذِہٖ وَلٰکِنْ یُّطَاعُ فِیْمَا تَحْتَقِرُوْنَ مِنْ اَعْمَالِکُمْ فَقَدْ رَضِیَ بِذٰلِکَ.[1]

یعنی یقیناً شیطان ضرور اس سے ناامید ہوگیا ہے کہ تمہارے اس جزیرہ میں اس کی پوجا کی جائے۔ ہاں ان اعمال میں اس کی اطاعت کروگے جنہیں تم حقیر جانوگے اور وہ اسی قدر کو غنیمت سمجھتا ہے۔

حدیث۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴

حضور سیّد القاہرین علی اعداء رب العالمین ﷺ فرماتے ہیں:

اِنَّ الشَّیْطٰنَ قَدْ یَئِسَ اَنْ یُّعْبَدَ فِیْ جَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ.[2]

یعنی بے شک شیطان اس سے ناامید ہوگیا کہ جزیرہ عرب میں اس کی پوجا کی جائے۔

فائدہ: مدینہ منورہ کے طفیل میں جزیرۃ العرب کو فضیلت ہوگئی۔

وَلِلْاَرْضِ مِنْ کَأْسِ الْکِرَامِ نَصِیْبٌ.

www.ziaetaiba.com

1۔ رواہ البیھقی عن معاذ بن جبل وعبد الرحمن بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

2۔ رواہ الامام احمد عن عبادۃ بن الصامت و ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہما و مجمع الزوائد: ۱۰/ ۵۳۔ ۵۴۔

حدیث۔۱۲۵

حضور نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں:

مَنْ تَصَبَّحَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرُّهُ ذٰلِكَ الْيَوْمِ سُمٌّ وَّلَا سِحْرٌ.[1]

یعنی جو شخص صبح (نہار منہ) سات کھجور عجوہ کھائے گا اسے زہر اور جادو اس روز نقصان نہ دے گا۔

فائدہ: عجوہ مبارک کی فضیلت اور بزرگی ملاحظہ ہو۔

حدیث۔۱۲۶

حضور سیّد المرسلین ﷺ فرماتے ہیں:

اِنَّ فِیْ عَجْوَةِ الْعَالِيَةِ شِفَاءٌ اَوْ اِنَّهَا تِرْيَاقٌ اَوَّلُ الْبُكْرَةِ.[2]

یعنی بے شک عجوہ عالیہ میں شفا ہے فرمایا عجوہ کا صبح نہار منہ کھانا تریاق ہے۔

www.ziaetaiba.com

1۔ رواہ البخاری عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ کتاب الاطعمہ باب العجوۃ، جلد دوم، صفحہ مسند امام احمد جلد اول ص ۲۹۶، سنن کبری: ۸/ ۱۳۵۔

2۔ مسلم شریف: ۲/ ۱۸۱، عن ام المؤمنین عائشۃ الصدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، مصنف ابن ابی شیبہ: ۸/ ۱۹ اور رواہ الامام احمد: ۷/ ۱۱۴، شرح السنۃ للبغوی: ۱۱/ ۳۲۵ برجال الصحیح۔

حدیث۔۱۲۷

حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں:

اِنَّ الْعَجْوَۃَ مِنْ فَاکِھَۃِ الْجَنَّۃِ.[1]

یعنی بے شک عجوہ جنتی میووں سے ہے۔

حدیث۔۱۲۸

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں بیمار ہوا تو حضور حضرت سیّدنا شفاء مجسم ﷺ میری عیادت کو تشریف لائے تو اپنا دست مبارک میرے سینہ پر رکھا یہاں تک کہ اس کی ٹھنڈک میں نے دل میں پائی پھر فرمایا تم دل کی بیماری میں مبتلا ہو حارث بن کلدہ ثقیف کے بھائی کے پاس جاؤ کیوں کہ وہ طبابت کرنے والا آدمی ہے۔(یعنی طبیب ہے)

فَلْیَأْخُذْ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِنْ عَجْوَۃِ الْمَدِیْنَۃِ فَلْیَلْحَأْ ھُنَّ ثُمَّ لِیَلُدَّکَ بِھِنَّ.[2]

تو اسے چاہیے سات کھجوریں عجوہ مدینے سے لے اور انھیں کھرل کرے پھر تمہیں پلادے۔

www.ziaetaiba.com

1۔ رواہ الامام احمد ۵/ ۳۵۱، برجال الصحیح۔

2۔ رواہ ابوداؤد عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جلد دوم، صفحہ ۱۸۵، عون المعبود شرح ابی داؤد، جلد ۱۰، صفحہ ۲۵۵، کتاب الطب، باب فی تمرۃ العجوہ، طبقات ابن سعد ۳/ ۱۴۶۔

حدیث۔۱۲۹

حضور دافع البلاء والوباء ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

يُنْفِعُ مِنَ الدَّوَّامِ اَنْ تَأْخُذَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِّنْ عَجْوَةِ الْمَدِيْنَةِ كُلَّ يَوْمٍ تَفْعَلُ ذٰلِكَ سَبْعَةَ اَيَّامٍ.[1]

یعنی دوران سر (درد سر) کو فائدہ دیتا ہے یہ کہ کھائے تو ہر روز سات کھجوریں عجوہ مدینہ کی سات دن تک

ضمنی فائدہ: مندرجہ حدیث شریف (۱۲۸) کے علاوہ محدث ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ الرحمہ نے اسی مضمون کی ایک اور حدیث مرض "جذام" سے شفایابی سے متعلق تحریر کی ہے۔

يَنْفَعُ مِنَ الْجذَامِ اَنْ تَأْخُذَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِنْ عَجْوَةِ الْمَدِيْنَةِ كُلَّ يَوْمٍ تُفْعَلُ ذٰلِكَ سَبْعَةَ اَيَّامٍ.[2]

حدیث۔۱۳۰

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔

كَانَ اَحَبَّ التَّمْرِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْعَجْوَةُ.[3]

یعنی حضور اکرم ﷺ کو عجوہ کھجور زیادہ پسند تھی۔

1۔ رواہ ابن عدی فی الکامل: ۶/ ۲۲۰۲۔

2۔ کامل جلد ۶ صفحہ ۲۲۰۲۔

3۔ رواہ ابن حبان عنہ وابو نعیم فی الطب النبوی الصحاح لاسمعیل جوہری: ۶/ ۲۴۱۹۔

حدیث۔۱۳۱

حضرت سیّدتنا ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔

اِنَّهَا كَانَتْ تَأْمُرُ مِنَ الدَّوَّامِ اَوِالدُّوَّارِ بِسَبْعِ تَمَرَاتِ عَجْوَةٍ فِيْ سَبْعِ غَدَوَاتٍ عَلَى الرِّيْقِ.[1]

یعنی آپ دوران سر کے لیے بتایا کرتی تھیں سات کھجور عجوہ مبارکہ کی صبح نہار منہ کھانا سات روز تک۔

حدیث۔۱۳۲

حضرت سیّدنا امیر المومنین علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اِنَّ الشَّيَاطِيْنَ قَدْ يَئِسَتْ اَنْ تُعْبَدَ بِبَلَدِيْ هٰذَا.[2]

یعنی بے شک تمام شیطان قطعاناامید ہو گئے اس سے کہ وہ پوجے جائیں میرے اس شہر میں۔

www.ziaetaiba.com

1۔ رواہ الخطابی غریب الحدیث: ۲/ ۵۷۸ والنھایۃ لابن الاثیر: ۲/ ۱۴۲ مصنف لابن ابی شیبۃ:۸/ ۱۸، رقم الحدیث:۳۵۳۰۔

2۔رواہ البزار فی مسندہ: ۲/ ۱۴۳، رقم: ۵۰۵، مجمع الزوائد للھیثمی: ۳/ ۲۹۹۔

حدیث۔۱۳۳

حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

مَنْ اَکَلَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَۃٍ مِمَّا بَیْنَ لاَبَتَی الْمَدِیْنَۃِ عَلَی الرِّیْقِ لَمْ یَضُرُّہٗ یَوْمَہٗ ذٰلِکَ شَیْءٌ حَتّٰی یُمْسِیَ.[1]

یعنی جو شخص صبح نہار منہ سات کھجوریں عجوہ مدینہ کی کھایا کرے تو اسے اس روز شام تک کوئی چیز نقصان نہ دے گی۔

حدیث۔۱۳۴

حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

اَلْکَمَاۃُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُھَا شِفَاءٌ لِلْعَیْنِ وَالْعَجْوَۃُ مِنَ الْجَنَّۃِ وَھِیَ شِفَاءٌ مِّنَ السُّمِّ.[2]

سماروغ من سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کی بیماری کے لیے شفا ہے۔ اور عجوہ کھجور جنت سے ہے اور اس میں زہر سے بھی شفاء ہے یعنی زہر کا تریاق ہے۔

شرح حدیث:

حدیث شریف(۱۳۳) کا ترجمہ (میرے پیش نظر مطبوعہ نسخہ میں) مکمل نہیں تھا، فقیر نے مکمل ترجمہ کر دیا ہے، تاہم حضرت فاضل مصنف علامہ

1۔ رواہ الامام احمد من طریق فلیح بن سلیمان عن ابی طوالۃ۔

2۔ رواہ الطبرانی فی الصغیر:۱/ ۲۱۵، رقم:۳۴۴ والاوسط:۱/ ۱۹۴ والکبیر:۱۲/ ۶۳، رقم:۱۲۴۸۱ بسند جید۔

محبوب علی خاں قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث شریف کے ادھورے ترجمہ کا اول کلمہ "سماروغ" لکھا ہے جو عربی کلمہ حدیث "الکماۃ" کا فارسی ترجمہ ہے، لہٰذا ضروری ہوا کہ افادہ عام کے لیے وضاحت کر دی جائے کہ "الکماۃ" کیا ہے۔

"الکماۃ" کا عربی میں متبادل ایک اور کلمہ "عسقول" ہے۔ نیز اسے "شحمۃ الارض" بھی کہتے ہیں۔ یہ ایک ایسی نباتات کی قسم سے ہے کہ جو عموماً برسات کے بعد کھلے میدانوں یا جنگلات میں ازخود پیدا ہوتا ہے۔ سفید اور قدرے سرخی مائل ہوتا ہے اس میں سفید پھول ہوتے ہیں۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے انجیر کے ساتھ کھانے میں استعمال کیا ہے۔[1]

یہ پودا بہار کے موسم میں زمین کے نیچے پایا جاتا ہے یہ اروی کی طرح گول جڑ ہوتی ہے جس کا نہ تنا ہوتا ہے نہ رگیں، اس کا رنگ مٹیالا پن کی طرف مائل ہوتا ہے۔ یہ خودرو پودا ہوتا ہے۔[2]

کماۃ، واحد و جمع دونوں میں مستعمل ہے "یا کمء" واحد ہے تو "کمأۃ" برائے جمع۔ یہ انواع ترنجبین سے ہے یعنی "من و سلوی" میں سے "من" کی قسم ہے جو اللہ تعالی نے بنی اسرائیل پر بطور نعمت نازل فرمائی تھی۔ اس کا عرق بینائی کے لئے مفید ہوتا ہے اور یہ سفید رنگت کی زمین سے اگنے والی روئید گی ہے۔[3]

1۔ لسان العرب جلد ۹ صفحہ ۲۰۸۔ جلد ۱۲ صفحہ ۱۵۲۔۱۵۳۔

2۔ المنجد صفحہ ۸۹۴۔

3۔ منتہی الارب فی لغات العرب جلد ۴ صفحہ ۴۷۔

اسے اردو میں "کھمبی" کہتے ہیں ایک قسم کی روئیدگی جو اکثر برسات میں سفید رنگ کی لکڑی سی کھڑی ہو جاتی ہے اور لوگ اسے انڈے کی طرح تل کر کھا جاتے ہیں عربی میں کماۃ۔ عسقول، فارسی میں کلاہ زمیں سماغ۔ کلاہ دلوان وغیرہ کہتے ہیں۔[1]

ایک قسم کی سفید نباتات جو اکثر برسات میں اگتی ہے اور اسے تل کر کھاتے ہیں۔ ہندی میں "ککر متا" کہتے ہیں۔[2]

امام ابوزکریا نووی رحمۃ اللہ علیہ (وصال ۶۷۶ھ) لکھتے ہیں کہ میں نے اور دیگر بہت سے لوگوں نے دیکھا ہے کہ کھمبی نچوڑ کر اس کا پانی آنکھ میں ڈالنے سے بینائی لوٹ آتی ہے شیخ العدل الامین الکمال ابن عبداللہ الدمشقی کو اسی سے فائدہ پہنچا تھا۔[3] (احقر نسیم احمد صدیقی غفرلہ)

فائدہ: عجوہ مدینہ طیبہ کی کھجوروں کی ایک قسم ہے مدینہ طیبہ والے اسے پہنچانتے ہیں شیخ محقق دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جذب القلوب میں فرماتے ہیں۔ وبعضے گویند کہ اصل آں ازاں نخلہ ایست کہ سید کائنات علیہ افضل الصلاۃ والتحیات بدست مبارک خود نشاندہ بود۔ وانواع تمر در مدینہ در کثرت بحدیست کہ احصائے آں دشوار باشد سید علیہ الرحمہ در تاریخ کبیر یک صدوسی ونہ شمردہ۔

1۔ فرہنگ آصفیہ جلد دوم صفحہ ۱۷۱۹ مطبوعہ دہلی۔

2۔ علمی اردو لغت صفحہ ۱۱۸۹۔ جامع اللغات جلد دوم صفحہ ۱۵۹۱۔ لغات کشوری صفحہ ۵۹۷۔

3۔ شرح صحیح مسلم جلد دوم صفحہ ۱۸۲۔

(ترجمہ جذب القلوب):

بعض علماء نے کہا ہے کہ اصل عجوہ کی کھجور ہے جسے حضور اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک سے بویا تھا اور کھجور کی قسمیں مدینہ طیبہ میں اتنی ہیں جن کا شمار دشوار ہے سیّد سمہودی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تاریخ کبیر میں ایک سو انتالیس گنی ہیں[1] اور مدینہ منورہ مکرمہ معظّمہ کے فضائل جلیلہ سے یہ بھی ہے کہ اس کے اسمائے مبارکہ بکثرت مروی ہیں جن میں سے حضرت علامہ سید شریف علی نور الدین سمہودی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب مستطاب خلاصۃ الوفا باخبار دار المصطفی میں چھیانوے نام بیان فرمائے پھر ۹۶ اسمائے مبارکہ بیان فرما کر آخر میں ایک روایت نقل فرمائی کہ توریت شریف میں مدینہ باسکینہ کے چالیس نام بیان ہوئے ہیں اصل عربی عبارت یہ ہے۔[2]

وعن الدراوردی بَلَغَنِیْ اِنَّ لِلْمَدِیْنَۃِ فِی التَّوْرَاۃِ اَرْبَعِیْنَ اِسْمًا یعنی مجھے یہ خبر ملی ہے کہ توریت شریف میں مدینہ پر سکینہ کے چالیس نام ہیں۔ سُبْحَانَ اللہِ سُبْحَانَ اللہ۔ معلوم ہوا کہ مدینہ طیبہ کی عظمت اس کے فضائل پہلے ہی سے بیان ہو رہے ہیں اور قرآن حکیم سے پہلی کتب سماویہ میں بھی حضور سیّد الانبیاء شافع روز جزا کے شہر مبارک دار الامن دار الامان دار الایمان... کی عزت و عظمت رفعت و بلندی کے خطبے پڑھے گئے ہیں فالحمد للہ رب العلمین اور حدیث شریف میں ہے حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

1۔ جذب القلوب:۲۸۔
2۔ جلد اول صفحہ ۱۴۔

اِنَّ مَلَکَ الْاِیْمَانِ قَالَ اَنَا اَسْکُنُ الْمَدِیْنَۃَ فَقَالَ مَلَکُ الْحَیَاءِ وَاَنَا مَعَکَ

یعنی بے شک ایمان کے فرشتہ نے کہا میں مدینہ منورہ میں رہتا ہوں سکونت پذیر ہوں تو حیاء کے فرشتہ نے کہا میں بھی تمہارے ساتھ ہوں یعنی مدینہ طیبہ میں میں بھی سکونت رکھتا ہوں۔ سُبْحَانَ اللہ سُبْحَانَ اللہ فرشتہ ایمان و فرشتہ حیا دونوں مدینہ طیبہ میں مقیم ہیں اور کیوں نہ ہو کہ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب اس کو قیامت تک کے لیے اپنی جلوہ گاہ خاص بنا چکے تو اس کی عزت و عظمت رفعت و شوکت بلندی و بالائی کا کیا کہنا ہے کہ مکان کی عزت و عظمت اس کے مکین کی عظمت اور مرتبت سے معلوم ہوتی ہے اور یہ تو اللہ رب العزت ذوالجلال والاکرام کے محبوب و مطلوب و مرغوب ہیں ان کی رفعت اور شوکت عزت و عظمت کا کیا پوچھنا۔ حق یہ ہے کہ جس چیز کو ان کے قدم پاک سے نسبت حاصل ہو گئی وہی عزت والی بن گئی۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی الہ واصحابہ اجمعین وبارك وسلم تسلیما کثیرا کثیرا۔

حضور پر نور سیّدنا اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد اعظم دین وملت شیخ الاسلام والمسلمین تاج الفحول الکاملین راس العلماء الراسخین آیۃ من آیات اللہ رب العلمین حجۃ اللہ فی الارضین فقیہ امجد محدث ارشد وارث العلوم ابا عن جد مولنا مولوی حافظ قاری مفتی حاجی شاہ علامہ عبد المصطفی محمد احمد رضا خاں صاحب قادری آل رسولی بریلوی رضی الرحمن تعالیٰ علیہ مدینہ منورہ مطیبہ کے مبارک جنگل کی مدح میں فرماتے ہیں۔

www.ziaetaiba.com

بانی ذات العماد کہہ دے جو دیکھے یہ بن
کل ھناء ھنا ثم ھن ثم ھن

واں بھی ہے تیرا ہی نور ورنہ جناں کو یہ بن
کانٹوں پہ کھینچے کہے چل مرے ہوتے نہ بن

گلبن باغ ارم پھولے تو پھبتی کہے
خون نے کھایا ہے جوش سوج کے جکڑا بدن

پھرتی ہے تفریح کو خاطر زوار کے
شام غریباں لئے مشک سواد وطن

ہند میں آفت ہے عیش زندگی نمرگ نو
طیبہ میں راحت ہے موت مردن وخوشذیستن

روضہ ہے عرش دوم و طیبہ جہان سوم
چرخ دہم یاں کی خاک خلد نہم یاں کا بن

اللھم ارزقنا شھادۃ فی سبیلک واجعل موتنا فی بلد حبیبک المصطفی ﷺ وبجل وعظم و مجد و کرم واٰیتہ الکریم سیدنا الغوث الاعظم وامامنا الامام الاعظم و مرشدنا مجدد الاعظم رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھم وعنابھم اٰمین یا ارحم الراحمین و یا اکرم الاکرمین و یارب العلمین

www.ziaetaiba.com

فقیر حقیر سگ بارگاہ رضوی غفرلہ نے عرض کیا ہے

دکھلا دے خدایا مجھے دربار مدینہ — مدت سے مرا دل ہے طلب گار مدینہ
کب ہو گا الٰہی مجھے دیدار مدینہ — فرقت میں مدینہ کے ہوں بیمار مدینہ
کیا مجھ کو ضرورت ہو طبیب اور دوا کی — اچھوں سے ہوں اچھا کہ ہوں بیمار مدینہ
مل جائے اگر مجھ کو غبار رہ طیبہ — حاصل ہو شفا مجھ کو ہوں بیمار مدینہ
میں ہند کو واپس نہ ہوں گر موت ہی آجائے — بلوائیں مجھے در پہ جو سرکار مدینہ
اس درجہ تجلّی نے مدینہ کو جلا دی — ائینوں کو شرماتی ہیں دیوار مدینہ
سو جان نزاکت کی تصدق ترے اوپر — شرماتا رگ گل بھی ہے شعار مدینہ
کیوں کر ہو بیاں مرتبہ اس پاک زمیں کا — کیا عقل میں آویں بھلا اسرار مدینہ
موت آئے خدایا مجھے طیبہ کی زمیں پر — ہو سامنے وہ روضہ سرکار مدینہ
جنت کا طلبگار نہ میں خلد کا شیدا — مل جائے مجھے سایہ دیوار مدینہ
جب گھر سے چلوں پوچھیں احباب کہوں میں — طیبہ ہے مرا قبلہ ہوں زوار مدینہ
جب آئے نظر دور سے وہ روضہ خضرا — عشاق کہیں چمکے وہ انوار مدینہ
کیا پوچھتے ہو مجھ سے نکیریں لحد میں — بندہ ہوں محمد کا طلبگار مدینہ
کونین کا ہر ذرہ مرے پیش نظر ہو — پرنور کرے آنکھیں جو انوار مدینہ
بلوا لو محب رضوی کو گل وحدت — یہ بھی تو ہے اک بلبل گلزار مدینہ

www.ziaetaiba.com

نعت رسول مقبول ﷺ

از شہنشاہ سخن مولانا حسن رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

عجب رنگ پر ہے بہارِ مدینہ
کہ سب جنتیں ہیں نثارِ مدینہ

مبارک رہے عندلیبو تمہیں گل
ہمیں گل سے بہتر ہے خارِ مدینہ

مری خاک یارب نہ برباد جائے
پسِ مرگ کر دے غبارِ مدینہ

رگِ گل کی جب نازکی دیکھتا ہوں
مجھے یاد آتے ہیں خارِ مدینہ

ملائک لگاتے ہیں آنکھوں میں اپنی
شب و روز خاکِ مزارِ مدینہ

رہیں ان کے جلوے بسیں ان کے جلوے
مرا دل بنے یادگارِ مدینہ

www.ziaetaiba.com

دو عالم میں بٹتا ہے صدقہ یہاں کا
ہمیں اک نہیں ریزہ خوارِ مدینہ

مرادِ دلِ بلبلِ بے نوا دے
خدایا دکھا دے بہارِ مدینہ

شرف جن سے حاصل ہوا انبیاء کو
وہی ہیں حسن افتخارِ مدینہ

۞ ۞ ۞ ۞

www.ziaetaiba.com